Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 31

شرح چندہ سالانہ 350 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن 65 کینیڈین ڈالر یا 40 یورو

29 رجب 1429 ہجری، 30 وفاء 1388 ہش، 30 جولائی 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آج جبکہ دنیا میں ہر جگہ فتنہ وفساد پھیلا ہوا ہے احمدی ہی ہیں جو یہ جلسے محض اللہ کی رضا کے لئے منعقد کرتے ہیں اور آج یوکے کا جلسہ سالانہ بھی یہی مقصد لئے ہوئے ہے

آج امت مسلمہ میں ایک واحد جماعت، جماعت احمدیہ ہی ہے جو خلافت کی برکت سے بھائی بھائی بننے کا نظارہ پیش کر رہی ہے پس اس انعام کی قدر کریں اور جلسہ سالانہ کے ان دنوں میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ جولائی ۲۰۰۹ بمقام حدیقۃ المہدی برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ

قادیان (ایم ٹی اے) جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۹ بجے شروع ہوئی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کے اسٹیج پر تشریف لاتے ہی پہلے برطانیہ کے تین ممبران پارلیمنٹ نے خطاب خطاب فرمایا اور شرکائے جلسہ کو جلسہ کی مبارک باددی اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو جوکہ وہ قرآن مجید کی سنہری تعلیم کی روشنی میں کر رہی ہے اسے سراہا۔ ان تقاریر کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جوکہ مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔ آپ نے آل عمران کی آیت ۱۰۳ تا ۱۰۸ کی تلاوت کی اور تفسیر صغیر سے ترجمہ پیش کیا جس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس نظم کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین نعرہائے تکبیر کی گونج کے بیچ ڈائس پر تشریف لائے اور تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے انعقاد کی جو اغراض و مقاصد بیان کئے ہیں اگر ان کو مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو وہ ہے تقویٰ کا قیام۔ مختلف لغات میں تقویٰ کے معنوں میں لکھا ہے کہ خود کو گناہوں اور مشکلات سے بچانا اور اسی طرح تقویٰ کے معنی یہ بھی کئے گئے ہیں ایک شخص جو کانٹے دار جھاڑیوں سے گزر رہا ہو وہ کوشش کرے کہ اس کے کپڑے ان میں الجھنے سے بچ جائیں اور تقویٰ کبھی خوف کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ

یعنی اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اسی طرح فرمایا:

وَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ

یعنی اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ نیز فرمایا:

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

یعنی تم کو اس حالت میں موت آئے کہ تم اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پر چلو اور کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے دُور لے جانے والا نہ ہو۔ اور یہ صرف اس وقت ہوسکتا ہے جب کامل یقین ہو کہ موت کے بعد جواب طلبی ہوگی تب ہی ایک مومن کامل فرمانبرداری کی کوشش کرے گا۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ میں جہاں مقصد پیدائش کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر اس طرح کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا رحم شامل حال ہوگا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اس کو میں دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب دوں گا اور اگر کوئی بُرائی کرتا ہے تو اُسے اُس بُرائی کے برابر سزا دوں گا یا بخش دوں گا۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے مَیں ایک گز اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو گز اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو چلتے ہوئے میرے پاس آتا ہے مَیں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔ اور اگر کوئی شخص دُنیا بھر کے گناہ لے کر آئے گا بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرے گا تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی بخشش کے ساتھ پیش آؤں گا۔ اور میں اس کو معاف کر دوں گا۔

فرمایا پس یہ مومنوں کو اللہ کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ کی مکمل اطاعت کرو اور اس کی ہمیشہ شکر گزاری کرو اور اس کی کبھی ناشکری نہ کرو۔ یہ چیزیں ہیں جو ہمارے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے والی ہیں۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا کامل فرمابردار بن کر اس کے بے شمار فضلوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اور اس کے ذکر سے ہمیشہ اپنی زبانوں کو تر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ

پس اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھنا چاہئے اور اپنی بساط کے مطابق عاجز بندے بنکر خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہئے تو وہ خدا جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے وہ اپنے بندے کو موت بھی اس وقت دے گا جب وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والا ہوگا۔ پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث انسان اپنے اعمال سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے ہوتا ہے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب انسان اس بات کو پیش نظر رکھے اور اپنے جائزہ لیتا رہے اور یہ جائزے اس وقت ہونگے جب دل تقویٰ کی طرف بڑھ رہے ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن مجید میں تقویٰ و پرہیزگاری کی طرف ہدایت ہے وجہ یہ ہے کہ تقویٰ انسان کو قوت بخشتی ہے اور نیکی کی طرف بڑھنے کی حرکت دیتی ہے۔ تقویٰ ہر ایک باب میں سلامتی کا تعویذ اور حصن حصین ہے۔

فرمایا: خود پسندی مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا تقویٰ کی راہوں میں سے ہے۔ اس زمانہ میں چاروں طرف فتنوں کا دَور دورہ ہے بعض فتنے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر دین کے نام پر نام نہاد علماء تقویٰ سے عاری ہوکر پھیلا رہے ہیں۔ اسلام کے نام پر جو خون بہایا جارہا ہے اور اسلام کو ایک شدت پسند مذہب کے طور پر پیش کیا جارہا ہے اور مخالفین اسلام اس سے حملے کرنے کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

آج احمدی ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی ہے اور آپؑ کی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے تقویٰ کے حصن حصین میں ہیں۔ آج جبکہ دنیا میں ہر جگہ فتنہ وفساد پھیلا ہوا ہے احمدی ہی ہیں جو یہ جلسے محض اللہ کی رضا کے لئے منعقد کرتے ہیں اور آج یوکے کا جلسہ سالانہ بھی یہی مقصد لئے ہوئے ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جن مقاصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا تھا وہی مقاصد ہمارے پیش نظر ہونے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الفاظ میں اس جلسہ کی کچھ اغراض بیان فرمائی ہیں

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بہتر وہی ہے جو قرآن مجید خود سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ جولائی میں ملک بھر میں احمدی جماعتوں نے ہفتہ قرآن مجید منایا اور اس کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بھی آرہی ہیں۔ جس میں قرآن مجید کے تعلق سے مختلف عناوین پر تقاریر ہوئیں اور قرآنی علوم ومعارف حاصل کرنے کے لئے احباب جماعت کو توجہ دلائی گئی۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ان اجلاسات میں سنی گئی نصائح کو پلے باندھیں اور قرآنی علوم کو مزید سیکھنے اور سکھانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ کیونکہ اسی میں ہماری دینی ودنیوی کامیابی اور ترقی کا راز مضمر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا بھی یہی مقصد ہے۔

حقیقت میں قرآن مجید انتہائی پیارا اور بابرکت خزانہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نازل فرمایا اور قیامت تک کے لئے اس میں لوگوں کی ہدایت کا سامان ہے۔ اس وقت ہم سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بعض اصولی اور اہم ارشادات کی روشنی میں قرآنی علوم سیکھنے کی ضرورت پر کچھ عرض کریں گے۔ حضورؒ فرماتے ہیں :

’’قرآن کریم سے اتنا پیار کرو کہ اتنا پیار تمہیں دنیا میں کسی اور چیز سے نہ ہو۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہورہی ...... ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کررہا ہو‘‘

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا: ’’خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعت اسلام کر بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے۔ گو ہر عمر میں انسان کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے لیکن عام حالات میں ایک ساٹھ سالہ ادھیڑ عمر کے انسان کی طبعی عمر اس نوجوان کی عمر سے کم ہوتی ہے جو ابھی سولہ یا سترہ سال کا ہے۔ آپ اپنے روحانی بنک یا خزانہ (اگر یہ لفظ اس جگہ کے لئے استعمال ہو جہاں خزانہ رکھا جاتا ہے) کو اگر آپ چاہیں تو بہت زیادہ بھر سکتے ہیں لمبی عمر ہے۔ جس شخص نے کئی فصلیں کاٹنی ہوں اس کے گھر میں دانے بہت زیادہ ہوں گے اگر وہ دانے جمع کرے اور اگر دانے بیچے تو مال زیادہ ہوگا۔ لیکن جس شخص نے ایک ہی فصل کاٹنی ہو یا دو فصلیں کاٹنی ہوں تو اگر اس کا پیٹ بھر جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں تو پیٹ بھر جاتا ہے مگر اخروی زندگی کی جو نعماء ہیں ان کے متعلق کوئی شخص یہ سوچ نہیں سکتا کہ بے شک وہ نعماء ہمیں تھوڑی مقدار میں مل جائیں زیادہ کے ہم امیدوار نہیں ان نعمتوں کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کوشش ہونی چاہئے۔ پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کررہا ہو۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں۔ میں لجنہ اماء اللہ پر یہ ذمہ داری عائد نہیں کررہا کہ وہ سب کو قرآن کریم پڑھائیں۔ کیونکہ اس سے تو باہم تصادم ہو جائے گا۔ کیونکہ میں نے کہا ہے کہ ہر ایک موصی دو اور افراد کو قرآن کریم پڑھائے اگر مثلاً اس کی بیوی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی تو پہلے اپنی بیوی کو ہی پڑھائے گا۔ یا میں نے یہ ہدایت دی ہے کہ ہر رکن انصار اللہ اس ماحول میں جس ماحول کا وہ راعی ہے قرآن کریم کی تعلیم کو جاری کرے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ جن پر قرآن کریم پڑھانے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے (جہاں تک مستورات اور ناصرات کا تعلق ہے) وہ اپنی ذمہ داری کو نباہ رہے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ اپنی ذمہ داری کو نباہ نہیں رہے تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس ذمہ داری کو نباہیں اور مستورات اور ناصرات کو پڑھانا شروع کر دیں اور اس کی اطلاع مرکز کو ہونی چاہئے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم القرآن کے اس دوسرے دور میں داخل ہوں اور خدا کرے کہ کامیابی کے ساتھ (جہاں تک موجودہ احمدیوں کا تعلق ہے) اس سے باہر نکلیں۔ ویسے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ کیونکہ نئے بچے، نئے افراد، نئی جماعتیں اور نئی قومیں اسلام میں داخل ہوں گی اور اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ تو ساری دنیا کا معلم بننے کی تربیت آپ ہی کو حاصل کرنی چاہئے۔ خدا جانے آپ میں سے کس کو یہ توفیق ملے کہ وہ ساری دنیا میں تعلیم القرآن کی کلاسیں کھولنے کا کام کرے لیکن اگر ہم آج تیاری نہ کریں تو اس وقت اس ذمہ داری کو جو اس وقت کی ذمہ داری ہوگی نباہ نہیں سکیں گے۔

غرض موصیوں کی تنظیم بھی اور انصار اللہ کی تنظیم بھی اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم بھی اس طرف پورے اخلاص اور جوش اور ہمت کے ساتھ متوجہ ہو جائیں اور کوشش کریں کہ جلد سے جلد ہم اپنے ابتدائی کام کو پورا کرلیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے تفسیر القرآن تو نہ ختم ہونے والا کام ہے وہ تو جاری رہے گا۔

اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ جن دوستوں کے پاس تفسیر صغیر نہیں ہے انہیں تفسیر صغیر خرید لینی چاہئے کیوں کہ وہ ترجمہ بھی ہے اور مختصر تفسیری نوٹ بھی اس میں ہیں۔ عام سمجھ کا آدمی بھی بہت سی جگہوں میں صحیح حل تلاش کرلیتا ہے جو اس کے بغیر اس کے لئے مبہم رہیں۔ جماعتی تنظیم کا یہ کام ہے کہ وہ تعلیم القرآن کے کام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے نیز وہ یہ دیکھے کہ انصار اللہ، موصیان، خدام، لجنہ اور ناصرات کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ ادا کررہے ہیں یا نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

سیدنا حضورؒ نے کس قدر واضح الفاظ میں آنے والی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی اور اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ گذشتہ سالوں میں ایسے لوگ بھی احمدیت میں بکثرت شامل ہوئے جن کو قرآن مجید کا ایک لفظ بھی پڑھنا نہیں آتا تھا اس کا ترجمہ اور مطالب جاننا تو بہت دُور کی بات ہے پس کس قدر ضرورت ہے کہ نئے آنے والوں کو قرآن مجید سکھا سکیں۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ اسلام نے ساری دنیا میں غالب آنا ہے اور یہ مقدر ہے لہذا ہمارا فرض ہے کہ ہم خود بھی قرآن مجید سیکھیں اس کی تلاوت کریں اسکے معانی ومطالب سیکھیں اور اپنی زندگیوں میں اس پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی اس نور سے منور کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی احباب جماعت کو اس طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ آپ نے اس غرض کے لئے قادیان میں ایک نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی بھی قائم فرمائی ہے۔ جس کے تحت مختلف پروگرام بنا کر ان پر عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک مراسلاتی کورس بھی شروع کیا گیا ہے اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ جماعتی طور پر ہر جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور ذیلی تنظیموں میں ایک شعبہ تعلیم القرآن قائم ہے۔ جس کے تحت کام ہورہا ہے۔ تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

ذیلی تنظیمیں کوشش کریں کہ ان کا ہر ممبر قرآنی تعلیمات سے منور ہو، اُسے پڑھنے والا اور اچھی طرح سمجھ کر اس پر عمل کرنے والا ہو۔ والدین کا فرض ہے کہ جب بچہ بولنے کے قابل ہو جائے تو خود یا اچھے تلفظ والے کسی شخص سے اپنے بچوں کو پڑھائیں اور چھوٹی عمر میں ہی بچوں کو قرآنی علوم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو جائے۔ عمر کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم حاصل کرتے ہوئے قرآنی علوم جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے کے نُور سے منور ہوں اور اس خزانہ سے اپنی جھولیاں بھرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

فضائل قرآن مجید

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے۔ وگرلعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جسکی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دِل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل وجاں اس پہ قرباں ہے

خطبہ جمعہ

ایک مومن، ایک دنیادار کی طرح صرف اپنے فائدہ کی نہیں سوچتا بلکہ دوسروں کا فائدہ بھی سوچتا ہے۔ حقیقی منافع وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے

مغربی ممالک میں جو حکومت سے سوشل الاؤنس لیتے ہیں انہیں جو بھی کام ملے وہ کام کرکے جتنا بھی کوئی کما سکتا ہو اس کو کمانا چاہئے اور حکومت کے اخراجات کے بوجھ کو کم کرنا چاہئے

ایک احمدی کے لئے تو یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کی غلط بیانی سے حکومت سے کسی بھی قسم کا الاؤنس وصول کرے۔ اس قسم کی رقم کا حاصل کرنا نفع کا سودا نہیں ہے بلکہ سراسر نقصان کا سودا ہے۔

پاکستان، ہندوستان اور دوسرے غریب ممالک میں بھی ایک احمدی کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ لینے والا ہاتھ نہ بنے بلکہ دینے والا ہاتھ بنے

دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے

قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے نفع رساں وجود بننے کے لئے نہایت مفید اور اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — فرمودہ 24/اپریل 2009ء بمطابق 24/شہادت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک لفظ متعدد بار بعض اوقات سنتے ہیں اور استعمال بھی کرتے ہیں اور وہ لفظ ہے ''نفع''۔ کاروباری لوگوں کے کاروبار کا مدار ہی اس لفظ پر ہوتا ہے۔ چاہے وہ ایک چھوٹا سا چھابڑی لگا کر اپنا سامان بیچنے والا شخص ہو یا ملٹی ملینئر (Multi Millionaire) ہو جس کے کاروبار دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ یہ لوگ ایسی سوچ میں رہتے ہیں کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جائے۔ اس کے لئے وہ جائز ذرائع بھی استعمال کرتے ہیں اور اکثر اوقات آج کل کی دنیا میں ناجائز ذرائع بھی استعمال ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح ایک عام آدمی ہے جس کا کاروبار سے تو کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن وہ بھی اپنے مفاد کی سوچ رہا ہوتا ہے کہ کس طرح وہ کسی بھی چیز سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے اور یہی چیز اس کے لئے نفع حاصل کرنا ہے۔ یہ تو دنیاوی معاملات میں اس لفظ کا استعمال ہے لیکن دینی اور روحانی دنیا میں بھی اس کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس تعلق میں احادیث اور قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں کچھ بیان کروں گا۔

یہ لفظ عربی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے لغوی معنی پہلے بیان کرتا ہوں۔ نَفَعَ کا مطلب ہے کسی چیز کا انسان کو فائدہ پہنچانا۔ کسی چیز کا انسان کو میسر آنا۔ کسی چیز کا قابل استعمال یا قابل فائدہ ہونا۔ لین (Lane) ایک لغت کی کتاب ہے۔ یہ اس میں لکھا ہے۔ پھر لین (Lane) میں ہی نَفَّعَهٗ۔ (ف کی شد کے ساتھ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کسی شخص کا کسی کے لئے فائدہ کا سبب بننا اور بعض احادیث کے مطابق ایک مومن کی پہچان ہی یہی ہے کہ وہ دوسروں کے فائدے کا موجب بنتا ہے۔

پھر مفردات میں لکھا ہے کہ اَلنَّفْعُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے خیرات تک رسائی کے لئے استعانت حاصل کی جائے۔ یا وسیلہ بنایا جائے۔ پس نفع خیر کا نام ہے۔

پھر لین (Lane) میں ہی اس کا یہ مطلب بھی لکھا ہے کہ کسی شخص کے مقصود کو حاصل کرنے کا ذریعہ۔

اور لسان العرب ایک لغت کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اَلنَّافِعُ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ ذات جو اپنی مخلوق میں سے جس تک چاہتی ہے فائدہ کو پہنچاتی ہے۔ کیونکہ وہ ہر نفع اور نقصان اور ہر خیر اور شر کا پیدا کرنے والا ہے۔

اس لغوی وضاحت کے بعد اب میں احادیث کی روشنی میں یہ بیان کروں گا کہ ایک مومن پر اس لفظ کو کس طرح اطلاق پانا چاہئے۔ ایک مومن ایک دنیا دار کی طرح صرف اپنے فائدہ کی نہیں سوچتا بلکہ دوسروں کا فائدہ بھی سوچتا ہے اور اس کو سوچنا چاہئے ۔ قرآن کریم میں بھی ہمیں یہی تعلیم ہے اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات جو احادیث سے ہمیں ملے ہیں وہ بھی یہی بیان کرتے ہیں۔ اور اس فائدہ پہنچانے کے مختلف طریقے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔

اس بارہ میں بعض احادیث پیش کرتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچانے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے کیا ارشادات ہیں۔

سعید بن ابی بُردہ نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ان کے دادا سے (حضرت ابوموسیٰ اشعری ان کے دادا تھے) انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے کہا: یا نبی اللہ! جو شخص طاقت نہ رکھے؟ آپؐ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ آپؐ نے فرمایا حاجتمند، مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ آپؐ نے فرمایا: چاہئے کہ اچھی بات پر عمل کرے اور بدی سے باز رہے۔ یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب۔باب کل معروف صدقة)

پھر اسی طرح ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ ایک شخص نے راستے میں درخت کی ایک شاخ پڑی دیکھی تو اس نے کہا اللہ کی قسم! مَیں اس کو ضرور ہٹا دوں گا تا کہ اس سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب البر والصلة باب فضل ازالة الاذی عن الطریق ۔حدیث نمبر 6565)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جس نے ایسے علم کو چھپایا جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے معاملات اور دین کے امور میں نفع پہنچا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے روز آگ کی لگام پہنائے گا۔

(سنن ابن ماجه ۔ باب من سئل عن علم فکتمه حدیث نمبر 265)

پس ایک مومن کے لئے اپنا مال بڑھانے اور مالی مفاد حاصل کرنے میں ہی نفع نہیں ہے بلکہ اصل منافع وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے ملتا ہے۔ جو دائمی ہے اور جس کے کھاتے اگلے جہان میں کھلتے ہیں۔ ان احادیث میں اس منافع کے حصول کے لئے جو سب سے پہلی چیز آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی وہ صدقہ ہے۔ جو ضرورت مندوں، غریبوں، مفلسوں، ناداروں کے بھوک اور ننگ کو ختم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ ایک بکری ذبح کی اور اس کا گوشت غرباء میں اور عزیزوں میں تقسیم کر دیا اور کچھ گھر کے لئے بھی رکھ لیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ بکری ذبح کی تھی۔ اس کا کس قدر گوشت بچ گیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ مَیں نے تمام گوشت تو تقسیم کر دیا، صرف ایک دستی بچی ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سوائے اس دستی کے گوشت کے تمام گوشت بچ گیا۔ (ترمذی ابواب صفة القیامة)۔ کیونکہ اسی کا ثواب ہے۔ جو لوگوں کے فائدے کے لئے خرچ کیا۔ اسی پر اصل منافع ملنا ہے اور جو منافع ہے وہی بچت ہے۔

پس یہ تو اس انسان کامل کا نمونہ تھا جس کو دنیاوی چیزوں سے ذرا بھی رغبت نہیں تھی اور ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا اصل مقصد تھا۔ ہر انسان اس مقام تک تو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن یہ اسوہ قائم کر کے ہمیں یہ سبق دیا کہ ہمیشہ غریبوں کا خیال بھی تمہارے پیش نظر رہنا چاہئے۔ کیونکہ حقیقی منافع وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اور اس بات کی اتنی اہمیت آپ نے بیان فرمائی کہ جب صحابہ نے پوچھا کہ اگر صدقے کی توفیق نہ ہو تو کیا کریں۔ تو فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرو اور کماؤ۔ جس سے تمہیں بھی فائدہ ہو، قوم کو بھی فائدہ ہو۔ قوم پر بوجھ نہ بنو۔ تم اگر کماؤ گے تو ایک تو قوم پر بوجھ نہیں بنو گے۔ دوسرے تم لینے والا ہاتھ نہیں بنو گے بلکہ دینے والا ہاتھ بنو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔

یہاں مغربی ممالک میں جو حکومت سے سوشل الاؤنس لیتے ہیں انہیں بھی اس بات پر سوچنا چاہئے کہ جس حد تک کام کر کے چاہے کسی بھی قسم کا کام ہو (بعض دفعہ اپنی تعلیم کے مطابق کام نہیں ملتا تو جو بھی کام ملے وہ کام کر کے) کوئی جتنا بھی کما سکتا ہو اس کو کمانا چاہئے اور حکومت کے اخراجات کے بوجھ کو کم کرنا چاہئے۔ اور ایک احمدی کے لئے تو یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کی غلط بیانی سے حکومت سے کسی بھی قسم کا الاؤنس وصول کرے۔ اس قسم کی رقم کا حاصل کرنا نفع کا سودا نہیں ہے بلکہ سراسر نقصان کا سودا ہے۔ اسی طرح پاکستان، ہندوستان اور دوسرے غریب ممالک ہیں ان میں بھی ایک احمدی کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ لینے والا ہاتھ نہ بنے بلکہ دینے والا ہاتھ بنے۔

پھر صحابہ نے جب پوچھا کہ اگر ایسی کوئی صورت ہی نہ بنتی ہو جس سے کوئی کمائی کر سکیں۔ کسی بھی قسم کا کام نہیں ملتا اور اگر کچھ ملا تو مشکل سے اپنا گزارا ہوا اور صدقہ دینے کا تو سوال ہی نہیں تو پھر ایسی صورت میں کیا کریں؟۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوسروں کی مدد کے مختلف ذرائع ہیں وہ اختیار کرو ان ذرائع کو استعمال کرو اور کسی حاجتمند کی، ضرورت مند کی کسی بھی طرح مدد کر دو، کوئی خدمت کر دو۔

اس طرح کی مدد کی بھی ایک اعلیٰ ترین مثال آنحضرت ﷺ نے قائم فرمائی۔ ایک بڑھیا جسے آپ کے خلاف خوب بھڑکایا گیا تھا جب نئی نئی شہر میں آئی تھی تو اس کا سامان اٹھا کر اسے منزل مقصود تک آپؐ نے پہنچایا۔ وہ آپ کو جانتی نہیں تھی کہ آپ کون ہیں؟ اس نے انجانے میں آپ کو بہت کچھ کہا۔ آپؐ سنتے رہے لیکن آپؐ نے اظہار نہیں کیا۔ اور منزل پر پہنچ کر جب بتایا کہ وہ مَیں ہی ہوں جس سے بچنے کا تمہیں مشورہ دیا گیا تھا کہ اس جادوگر سے بچ کے رہنا تو بے اختیار اس بڑھیا کے منہ سے نکلا کہ پھر مجھ پر تو تمہارا جادو چل گیا۔ تو کسی بھی رنگ میں، کسی کی تکلیف دور کر کے اسے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا یہ بھی صدقہ جتنا ہی ثواب دیتا ہے اور پھر جب صحابہ نے کہا کہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے، کوئی بالکل ہی معذور ہو تو فرمایا کہ بے شمار نیکیاں ہیں جن کا خدا تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم دیا ہے انہیں بجالاؤ، ان پر عمل کرو۔ یہی تمہارے لئے نفع رساں ہے۔ اور پھر جو برائیاں ہیں ان سے بچو تو یہ تو ہر غریب سے غریب شخص بھی کر سکتا ہے کہ نیکیوں کو بجالائے اور برائیوں سے بچے۔ اس کے لئے تو کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس کے لئے تو جسمانی طاقت کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اب دیکھیں کہ ہمارے پیارے خدا نے چھوٹی سی نیکی کا کتنا اجر رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے اس کی اطلاع ہمیں دی۔

اس بارہ میں بھی ایک حدیث میں ہم نے سن لیا کہ مومنوں کے راستے کی تکلیف دور کرنے کے لئے، راستے سے درخت کی شاخ ہٹانے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا۔

(سنن ابن ماجه ۔ کتاب الادب۔ باب اماطة الاذی من الطریق)

پس یہ کس قدر منافع بخش سودے ہیں کہ نیکیاں کرنے کے اجر میں اللہ تعالیٰ بے انتہا دیتا ہے۔ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ اسے نوازتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں، بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں، ایک ترک شر دوسرا افاضۂ خیر“۔ ایک شر کو چھوڑنا دوسرے خیر سے فائدہ اٹھانا۔ ”ترک شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسرے کو نفع بھی پہنچائے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا“۔ فرمایا کہ ”دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رُعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے“۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم ہو تو اس کے احکامات پر عمل ہوگا۔ دوسروں کو نفع پہنچانا تو دور کی بات ہے بعض لوگ ایسے ہیں، اتنے دلیر ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو اوامر و نواہی مقرر کئے ہیں ان کی طرف تو جہ نہیں دیتے اور بڑی دلیری سے اُن باتوں کو کرتے ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ جبکہ ایک دنیاوی حکومت جو ہے اس سے ڈرتے ہیں۔ تو فرمایا کہ ”بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے؟ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے؟ بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحه 466۔ جدید ایڈیشن)

پھر دوسروں کو اپنے علم سے فائدہ پہنچانے کا بھی حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر علم ہے چاہے وہ دنیاوی علم ہے یا دینی علم ہے، اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤ گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے ایک نفع مند اور فائدہ بخش سودا کر رہے ہو گے۔ اور جو علم خدا تعالیٰ نے دیا ہے اگر اسے چھپائے رکھو گے کہ اگر یہ بات مَیں نے کہیں دوسرے کو بتا دی تو اس کے علم میں بھی اضافہ نہ ہو جائے تو آنحضرت ﷺ نے ایسے شخص کو بڑا انذار فرمایا ہے اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی کہ اس بات سے ہمیشہ بچو بلکہ ان سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے بعض دعائیں بھی ہمیں سکھائیں۔

آپؐ جو انسان کامل تھے جن کا ایک ایک لحہ اور سانس دوسروں کے فائدہ کے لئے وقف تھا۔ آپؐ جب صحابہؓ کے سامنے یہ دعائیں کرتے تھے تو اصل میں انہیں سکھاتے تھے کہ ہمیشہ یہ دعائیں مانگو اور امت میں ان کو رائج کرو اور کرتے چلے جاؤ کہ اصل منافع اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ ان دعاؤں میں سے دو دعائیں مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اُس دل سے جو نہ ڈرے اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس علم سے جو فائدہ نہ دے۔ مَیں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات ۔باب 68/68۔ حدیث نمبر 3482)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز ادا کرتے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا کہ اے اللہ میں تجھ سے ایسا علم مانگتا ہوں جو نفع رساں ہو۔ ایسا رزق جو طیب ہو اور ایسا عمل جو قبولیت کے لائق ہو۔

(سنن ابن ماجه ۔ کتاب الصلوٰة والسنة ۔ باب ما یقال بعدالتسلیم۔ حدیث نمبر 925)

پس اپنے آپ کو نافع وجود بنانے کے لئے، نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو شیطان کے بہکاوے میں آنے سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت شامل حال ہوتی ہے جب اس کے محبوب ترین بندے کے وسیلے سے اس سے دعائیں مانگی جائیں اور یہ اس وقت ہوگا جب ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہوں گے اور جب یہ ہوگا تو پھر ہی ہمارا عمل منافع بخش عمل کہلائے گا۔

ایک دعا جو آنحضرت ﷺ نے سکھائی وہ یہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن یزید الانصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ الفاظ بھی فرمایا کرتے تھے کہ: اے میرے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس شخص کی محبت عطا کر جس کی محبت مجھے تیرے حضور نفع دے۔ اے میرے اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو تو نے مجھے عطا کی ہیں ان میں سے جو تجھے پسند ہیں ان کو میری قوت کا ذریعہ بنا۔ اے میرے اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو تو نے مجھ سے دور رکھی ہیں تو ان سے مجھے فراغت عطا کر اور وہ چیزیں میری محبوب بنا جو تجھے پسند

ہیں۔(سنن الترمذی۔ ابواب الدعوات۔ باب73/74 حدیث نمبر3491)

خداتعالیٰ کو دنیا میں آنحضرت ﷺ سے زیادہ تو کوئی محبوب نہیں۔ اس لئے ہمیشہ آپؐ کے وسیلے سے جیسا کہ مَیں نے کہا، دعا مانگنی چاہئے کہ جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے وہ ہمارا محبوب بن جائے اور اس ذریعہ سے ہمیں بھی وہ فیض حاصل ہوتے رہیں جس کے قائم کرنے کے لئے، جس کے پھیلانے کے لئے آنحضرت ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

انسان کے نفع رساں ہونے کے لئے قرآن کریم کے اس ارشاد کہ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے‘‘۔ یعنی اپنے ہم قوم، اپنے ہم وطن انسانوں کی اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے’’ جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 367-368۔ جدید ایڈیشن)

محک کا مطلب کسوٹی یا معیار ہے۔

جیسا کہ احادیث میں بھی دوسروں کو نفع پہنچانے کے لئے صدقہ کا حکم ہے اس پر اسی وقت عمل ہوسکتا ہے جب قربانی اور ایثار کی روح بھی انسان کے اندر ہو اور وہ حقیقی رنگ میں اس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہو اور اسی کے حصول کے لئے یہ دعا جو مَیں نے اس سے پہلے پڑھی ہے اس میں آنحضرت ﷺ نے راہنمائی فرمائی ہے کہ میری محبت تلاش کرو۔

نفع کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے میں نے بتایا تھا کہ اَلنَّافِع اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور وہی ہے جو اپنی مخلوق میں سے جسے جس حد تک چاہتا ہے فائدہ اور نفع پہنچاتا ہے۔ وہی ہے جو نفع اور خیر کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس انسان بھی اس وقت تک نفع حاصل کرنے والا اور نفع پہنچانے والا بن سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی بھی شامل حال ہو۔ اس لئے جب آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو یہ تلقین فرمائی کہ تم نفع رساں وجود بنو تو ساتھ ہی اپنے عمل سے بھی اور نصیحت فرماتے ہوئے بھی یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد چاہتے ہوئے نافع وجود بننے کی کوشش کرو کیونکہ حقیقی ذات، نافع ذات جو ہے وہ خداتعالیٰ کی ذات ہی ہے جس کا رنگ اس کے بندے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اپنے پر چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی اصول بیان فرمایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ حقیقی مومن کو حقیقی نفع میری ذات سے ہی مل سکتا ہے۔ اس لئے میرے آگے جھکو اور ہر لمحہ مجھے یاد رکھو اور مجھے پکارو۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ پر یہ مضمون بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا (الانبیاء :67) اس نے کہا کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں ذرا بھر فائدہ پہنچا سکتا ہے وَلَا یَضُرُّکُمْ (الانبیاء :67) اور نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ دینے والی ہے۔ بعض شرک تو ظاہری ہوتے ہیں لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں، شرک کرتے ہیں۔ جو مشرکین تھے وہ اُس زمانے میں بھی کیا کرتے تھے۔ آج کل بھی بتوں کی پوجا کرنے والے ہیں جو خود انہوں نے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ہیں، جو نہ ہی کسی قسم کا نفع دے سکتے ہیں، نہ کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اور یہ شرک جو ظاہری شرک ہے، یہ ہر ایک کو نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بعض مخفی شرک بھی ہوتے ہیں۔ کسی مشکل وقت میں دنیاوی وسائل کی طرف نظر رکھنا۔ دنیاوی اسباب کو ضرورت سے زیادہ توجہ دینا اور تلاش کرنا۔ افسروں کی بے جا خوشامد کرنا حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو دنیاوی اسباب جو ہیں یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

ایک شخص نے کسی کا واقعہ بیان کیا کہ اس کو ملازمت نہیں مل رہی تھی۔ آخر ایک دن اس کے کسی عزیز رشتہ دار کو پتہ لگا کہ ملازمت کی تلاش میں ہے۔ تعلیم مکمل کر لی ہے۔ بڑا پڑھا لکھا ہے تو اس نے کہا ٹھیک ہے میرا ایک بہت بڑا افسر دوست واقف ہے۔ تم صبح میرے پاس آ جانا اس کے گھر چلیں گے۔ خیر اس کو ملنے گئے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے کل تم صبح میرے دفتر آ جانا، تو مَیں تمہارا کام کر دوں گا۔ ایک جگہ خالی ہے وہاں تمہیں نوکری مل جائے گی۔ وہ کہتا ہے کہ میں صبح سائیکل پر دفتر میں گیا تو گیٹ بند تھا۔ چوکیدار نے کہا کیوں آئے ہو؟ مَیں نے کہا فلاں صاحب نے مجھے کہا ہے اس لئے مَیں ان کو ملنے کے لئے آیا ہوں اور بڑے رعب سے اور فخر سے چوکیدار سے بات کی۔ اس نے کہا گیٹ کھول دو تو چوکیدار نے بتایا کہ ان صاحب کو تو صبح دفتر آنے سے پہلے ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وہ فوت ہو چکے ہیں۔ یہ جو خدا کے علاوہ دوسروں پر انحصار کرتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے یہ زعم توڑ دیتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ مَیں سخت مایوس ہو کے واپس آیا۔

پس جب بھی انسانوں کو خدا بنایا جاتا ہے تو یہ حال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر حقیقت میں میری طرف رجوع کرو تو میں ہی ہوں جو تمہیں نفع پہنچانے والا ہوں۔ تمہارے فائدے کے کام کرنے والا ہوں۔ تمہیں ہر چیز میسر کروانے والا ہوں۔ ہر چیز دینے والا ہوں۔

ایک جگہ مزید کھول کر فرمایا کہ یہ دنیا تو عارضی ہے تمہیں ہمیشہ اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ آخرت کی زندگی کی پرواہ کرنی چاہئے کیونکہ تمام نفع اور نقصان آخرت میں ظاہر ہو کر سامنے آنے والا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ۔ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (الشعراء:89-90) کہ جس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے مگر وہی (فائدہ میں رہے گا) جو اللہ تعالیٰ کے حضور (قلب سلیم)، اطاعت شعار دل کے ساتھ حاضر ہوگا۔ پس فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں اور جو اس نے نیکیاں بتائی ہیں، ان پر عمل نہیں تو مال اور اولاد پر خوش نہ ہو یہ کسی کام نہیں آئیں گے۔ خداتعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ کتنا مال چھوڑ کر آئے ہو؟ نہ ہی یہ پوچھے گا کہ کتنی اولاد چھوڑی ہے۔ کام آئیں گی تو اپنی نیکیاں اور جیسا کہ حدیث میں بھی بیان ہوا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک درخت کی شاخ راستے سے ہٹانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا۔ ہاں اگر اولاد کام آ سکتی ہے تو وہ اولاد جو نیکیوں پر قائم ہو۔ جو ان نیکیوں کو جاری رکھنے والی ہو جو ماں باپ نے کی تھیں ان بچوں کی جو نیکیاں ہیں وہ آخرت میں والدین کو لحہ بہ لحہ نفع دیتی رہتی ہیں۔ ان کو فائدہ پہنچاتی رہتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک اطاعت شعار دل لے کر حاضر ہو گے تو یہی تمہارا اصل منافع ہے۔ وہ دل لے کر حاضر ہو گے جو دنیا میں تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیتا رہا تو یہی انسان کی پیدائش کا حقیقی مقصد ہے۔ ایسا دل لے کر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو گے۔ اگر ایسا دل لے کر جاؤ گے جو حقوق العباد ادا کرتا رہا تو تبھی اس نافع ذات کی صفت نافع سے فیض پاؤ گے۔

لغت کے مطابق قلب سلیم وہ دل ہے جو مکمل طور پر غیر اللہ کی ہر قسم کی ملونی سے پاک ہو۔ پھر اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایمان کی کمزوری سے بالکل پاک ہو۔ پھر ہر قسم کے دھوکے سے پاک ہو۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے بھی پاک ہو۔ اخلاقی بے راہ روی سے بھی پاک ہو، یہ قلب سلیم ہے۔ اور بعض کے نزدیک قلب سلیم ایسا دل ہے جو دوسروں کے لئے درد رکھنے والا دل ہو۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو پھر میری رضا کی جنتوں میں داخل ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے دل عطا فرمائے جو نیک عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس مَیں پیش کرتا ہوں جس سے جماعت کے افراد کے لئے آپؑ کی دلی خواہش اور کیفیت اور دعا کا پتہ چلتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر مَیں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خداتعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے‘‘۔

پھر فرمایا: ’’ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے‘‘۔

پھر فرمایا: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم ہے اور نافع الناس بھی ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ215-216 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی سنت کی روشنی میں، اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتے تھے۔

ارشاد نبویؐ

قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلوٰۃِ

(میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وطن کی محبت ایمان میں سے ہے

(سہیل احمد ظفر مبلغ سلسلہ کرناٹک)

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

آزادی کے 62ویں سال کی وطن عزیز ہندوستان کی عوام کو مبارک باد! ہم جنگ آزادی کے پروانوں، شہدائے کرام کو ان کی بے نظیر قربانیوں کی یاد میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ملک کی سالمیت ترقی اور بہبودی کیلئے نیک دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیارے ہموطنوں، بھارت واسیوں کے باہمی پیار، اٹوٹ محبت و اخوت کی روح کو پروان چڑھائے۔ آمین۔

یوم آزادی کی اہمیت

۱۵/اگست کا دن ہم سب بھارت واسیوں کو ایک اہم اور تاریخی دن کی یاد دلاتا ہے جب ہم نے تقریباً سو سال کی غلامی کی زنجیروں سے نجات حاصل کی تھی اس دن ہم اپنے بزرگوں اور شہیدوں کو یاد کرکے اور خوشیاں منا کر سارے بھارت میں ترنگا جھنڈا لہرا کر ایک دوسرے کو مبارک باد کہہ کر اپنی ذمہ داریاں ختم نہیں کرنی چاہئیں۔ بے شک ہمارا پیارا وطن آج آزاد ہے لیکن ہم میں سے بعض بھارت واسی آزادی مل جانے کے بعد سے آج تک بے بُنیاد غلط فہمیوں، بغض، مذہبی تعصب، غلط سیاست اور ملک کا نظم و نسق برباد کرنے والی پارٹیوں کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

آج بھارت کی آزادی اور آزادیٔ ضمیر پکار پکار کر ہمیں کہہ رہا ہے کہ ملک کی سالمیت، فلاح و بہبود، تعمیر و ترقی اور سربلندی کیلئے کوشاں ہو جائیں اور وطن میں پُر امن فضاء قائم ہو تاکہ مادر وطن کی عوام کے جانی و مالی نقصان سے بچ کر ملکی اتحاد اور سبھی باشندوں میں جذباتی ہم آہنگی پیدا ہو اور ہمارے پیارے ملک کے باشندے بلالحاظ مذہب و ملت، ذات پات اور تہذیب و تمدن کے نیشنلزم کا جذبہ ایسے پیارے رنگ میں اُجاگر کرنے والے بن جائیں جیسے ایک ہار میں پروئے ہوئے الگ الگ رنگوں کے پھول تاکہ ملک کے آئین کے مطابق سب کو ہر قسم کی آزادی اور ترقی کے مساوی حقوق اور مواقع حاصل ہوں اور پھر سب بھارت واسی متحد ہو کر ایک جان بن کر آپسی بے بنیاد اختلافات اور مذہبی منافرتوں کا خاتمہ کر کے گندی سیاست کی تحریکوں کی علی الاعلان پُر زور مذمت کریں جو فرقہ واریت کی آگ بھڑکاتی ہے اور ملک کی سالمیت، تعمیر و ترقی اور سربلندی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ صرف اتنا کہنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے لئے ہر قربانی میں پیش پیش ہونا بھی ضروری ہے۔ جب ایسی صورت پیدا ہو جائے گی تو ہمارا پیارا وطن بھارت ہمیشہ ترقی کی شاہ راہ پر گامزن رہے گا اور دوسرے ملک عزت اور وقار کے ساتھ بھارت کو ترقی یافتہ متمدن ملک کہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

آزادی ضمیر:

سچا مذہب وہی ہے جو انسان کی فطرت کو قائم رکھے اور انسان کی فطرت میں آزادی ودیعت کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بھی ہر ایک کو اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کیلئے آزادی دے رکھی ہے اور اسی کے ذریعہ ہی اس کی سزا اور جزا مرتب ہوتی ہیں۔ گویا کہ روحانی اور جسمانی طور پر انسان آزاد ہے یہ اس کا بنیادی حق ہے جسے قرآن مجید ہی واضح طور پر بیان کرتا ہے بلکہ اس کے لئے وہ غلاموں کو آزادی کا حکم دیتا ہے جیسا کہ فرمایا:

فَکُّ رَقَبَۃٍ (سورۃ البلد: ۱۰۴)

’’غلام کی گردن چھڑانا چوٹی پر چڑھنا ہے‘‘

بہر حال غلامی سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔

آزادیٔ ضمیر ہر ایک کو پسند ہے چاہے کسی جانور چرند پرند کو دیکھ لو یا انسان کو، ہر ایک چاہتا ہے کہ وہ کھلی فضا میں آزادانہ سانس لے۔ قرآن مجید کی سورۃ الکہف آیت نمبر ۳۰ میں بھی آزادی ضمیر کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا۔

یعنی پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کردے مگر یہ یاد رکھے کہ ہم نے ظالموں کیلئے ایک آگ تیار کی ہے۔ پھر سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۷ میں لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

دراصل یہ قرآنی آیتیں انسانی فطرت کو پیش کر رہی ہیں۔ دین ایک راستہ ہے اسی پر چل کر انسان اپنی صحیح فطرت جسے لیکر وہ پیدا ہوا ہے ایسی آزادی سے زندگی بسر کرے جس کی تعلیم خدائے پاک و برتر نے دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حُبُّ الْوَطْنِ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی وطن سے محبت ایمان کا ایک حصہ ہے۔ وطن سے محبت رکھنے والے کسی انعام کی خواہش نہیں رکھتے اور اپنے وطن کی بہبودی کیلئے ذاتی اغراض اور فائدوں کو قربان کر دیتے ہیں وطن کی محبت ایک ایسا نشہ ہے جس سے ہر چھوٹا بڑا سرشار ہو کر جان پر کھیل جاتا ہے یہ پاکیزہ جذبات قدرت کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ پس خدا اور رسولؐ سے سچی محبت کرنے والی قومیں ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات کو پلّے باندھ کر عمل کرتی ہیں اور یہی وہ راز ہے جو قومی ترقی کیلئے ایک عظیم سنہرے باب کو کھولتا ہے۔

قومی یکجہتی کا دن:

دراصل ۱۵/اگست بھارت کی آزادی کا دن قومی یکجہتی کے طور پر خوشی منانے کا بھی دن ہے۔ یہ ہمارا قومی تہوار ہے۔ آج آزادی کی سانس لیتے ہوئے ہمیں ۶۲ سال گذر چکے ہیں۔ اپنے ہی ملک میں اپنے ہی بھائیوں کے ساتھ ملکر جہاں ہم آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں وہیں بعض دفعہ غلط سیاست ہموطنوں کے دلوں میں نفرت پیدا کردیتی ہے گو ایسے افراد تھوڑے ہی ہوتے ہیں مگر اس سے ہندوستانی اقوام کے باہمی اتفاق و اتحاد اور سیاسی مساوات و رواداری کو تو دھکا لگ جاتا ہے۔

جنہوری نظام میں سیاسی پارٹیوں کا رول:

ہمارے ملک کا نظام جمہوری ہے۔ مختلف سیاسی پارٹیاں ہیں جو اپنے اپنے طور طریقے سے حکومت کی باگ ڈور سنبھالنا چاہتی ہیں۔ مختلف پروپیگنڈے اور اشتہار کے ذریعہ عوام کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں لیکن ملک کی سالمیت عوام کی بہبودی کے جو وعدے کئے جاتے ہیں اس کو کیسے پورا کیا جاتا ہے یہ سب ہندوستانی جانتے ہیں۔ بعض مقامات پر الیکشن کے دوران دنگے فساد ہوتے جاتے ہیں اکثر سیاسی پارٹیاں صرف اپنے مفاد کو پیش نظر رکھتی ہیں اور ایسا جوش دکھلاتی ہیں کہ ہوش والی کوئی بات سامنے نہیں آتی۔

ہمارے ملک میں ہر رنگ و نسل کی قومیں اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں ان کا بھی سیاست میں بہت بڑا رول ہے اگر ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ اور ان کے لیڈر صاحبان ایک جان ہو کر ملک کی سالمیت تعمیر و ترقی اور سربلندی کیلئے جو سیاسی پارٹیاں کوشاں ہیں ان کا ساتھ دیں تو بھارت واسیوں کے دلوں کی اندرونی تلخیاں ختم ہو جائیں اور یقیناً اس سے بھارت کی عظمت بڑھے گی۔

جماعت احمدیہ مسلمہ ارشاد خداوندی کے مطابق اس طرز عمل کو اختیار کرتی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا (نساء:۵۹)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں یقیناً اس بات کا حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں (اس سے مراد حکومت) ان کے مستحقوں کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔ اللہ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً بہت ہی اچھی ہے۔ اللہ بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی عقل کو اس قابل بنایا ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ سے دعا کر کے جستجو کرے تو ضرور راہنمائی ہوتی ہے۔ عام دنیوی معاملات میں ہر انسان اپنا بُرا بھلا سمجھتا ہے اگر وہ صرف اور صرف اپنے ملک کی محبت اور بھلائی کیلئے جس بھی حکومت کو وہ بہتر سمجھتا ہے ووٹ دے تو اس کا ووٹ دینے کا فیصلہ صحیح ہوگا۔

پس آج کے دور میں قرآنی تعلیم پر چلنا ہی ملک کی سالمیت اور بہبودی کیلئے بہتر ثابت ہوگا۔

جہاں قرآنی تعلیم یہ بیان کی گئی ہے کہ اپنا حقِ ووٹ امانت کیساتھ دو وہاں حکام کو بھی نصیحت کی ہے کہ حقدار کو اس کا حق دیا جائے جس میں یہ صفت پائی جاتی ہے کہ وہ عادل کہلاتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید نے عدل کا حکم دیا اور ساتھ کہا کہ عدل کے ساتھ تم احسان کرو اسی طرح انصاف اور احسان کو بھی پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ انصاف یہ ہے کہ اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک نہ ٹھہرایا جائے بندوں سے انصاف یہ ہے کہ ان کے حقوق نہ مارے جائیں جو جیسا سلوک کرے اس کے مناسب حال اس کا بدلہ دیا جائے۔ قرآن مجید میں اطاعت کی بڑی تاکید کی گئی ہے جیسا کہ فرمایا:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

یعنی اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم پر حاکم ہوں ان کی بھی فرمانبرداری کرو جو فرمانبرداری کرے اسے عربی میں مطیع کہتے ہیں اور جس کی فرمانبرداری کی جائے اسے مطاع کہتے ہیں اطاعت کی ضد بغاوت ہے یعنی نافرمانی۔ قرآن مجید میں اس سے بچنے کی تاکید آئی ہے۔ فرمایا۔

وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں روکتا ہے بے حیائی بُرائی اور بغاوت سے۔

قرآن تعلیمات کی رُو سے جماعت احمدیہ کے افراد جب بھی اور جس بھی پارٹی کی حکومت بن جاتی ہے بے شک ہم نے اسے ووٹ دیا ہو یا نہ دیا ہو اس کے ساتھ ملکر کامل فرمانبرداری کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں اور اسی تعلیم پر دنیا میں بسنے والے ۱۹۳ ممالک کے احمدی عمل پیرا ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

دنیا کی حکومتیں بھی جماعت کی اس کامل فرمانبرداری اور محبت کے متعلق وطن عزیز کی خوشی کے موقع پر اس امر کا برملا اظہار کرتی رہی ہیں جس کا کہ ہم سب کو فخر ہے کہ ہم واقعی میں ایک سچے محبّ وطن ہیں اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کی قومی اور ملکی خدمات:

جماعت احمدیہ مسلمہ کی قومی اور ملکی خدمات کی ہر ملک کی حکومت خود گواہ ہے افراد جماعت احمدیہ

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو کے ۲۰۰۹ء از صفحہ اوّل

جن کو پڑھ کر اور سن کر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف فساد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے ۔ پس اس عہد بیعت کی قدر کریں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب کو جلسہ پر اس لئے بلایا تھا کہ بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ پرہیزگاری کا ایک نمونہ بنیں، انکسار اور تواضع پیدا ہو، دینی مہمات کے کرنے میں سرگرمی پیدا ہو۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اب ہم میں جسمانی طور پر موجود نہیں ہیں لیکن اب یہ فیوض و برکات خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جاری ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی روشنی میں جو تفسیر کی ہے اور اس کا ایک عظیم الشان خزانہ ہمارے پاس چھوڑ گئے ہیں اور خدا سے اطلاع پا کر یہ اعلان فرما گئے ہیں کہ اللہ فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا اور یہ غلبہ تقویٰ میں ترقی اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی وجہ سے ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

یعنی اللہ تعالیٰ دوست ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے اور وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے ۔ پس جو اپنے ایمان میں کامل ہونے کی کوشش کریں گے یہ جلسے ان کی روحانی ترقیات کا باعث بنیں گے اور اللہ کے فضل سے ہر سال کتنے ہی لوگ ، کتنے ہی کمزور ایمان والے ایک نئی روح لے کر جاتے ہیں اور غیر احمدی جو اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں وہ نیک تاثرات لیکر جاتے ہیں۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ اس کا یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو ہیں پس نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف جانے والی راہ اختیار کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات کا ذکر کرتے ہوئے ایک سچے پیرو کو کس طریقے کا ہونا چاہئے اس ضمن میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”......نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو وہ ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح بھی پا ہی نہیں سکتے جب تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے کہ جس کو دل میں لگانا چاہئے وہی پانی ہے جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے اور تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی ہے تو سب کچھ باقی ہے۔“ (الوصیت صفحہ ۱۲)

پس اللہ نے ہمیں زندگیوں میں ایک بار پھر موقع دیا ہے کہ اپنے عہد بیعت کی تجدید کرتے ہوئے ایسے اعمال کی طرف توجہ کریں جو ہماری روحانیت کے لئے ضروری ہے اور جس سے ہمیں تقویٰ حاصل ہو اور پاک قوتوں کو نفع مند بنانے کے لئے خدا کی طرف جھکنا ہے اور اس کی عبادت کرنی ہے اور عبادت کا جو طریقہ ہمیں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے اس میں سب سے بڑھ کر نماز ہے بشرطیکہ صحیح طریق پر ادا کی جائے یہی نماز ہے جو تقویٰ پیدا کرتی اور بُرائیوں سے روکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ

(سُورۃُ العنکبوت:۴۶)

یعنی نماز کو قائم کرو یقیناً نماز بے حیائیوں اور بُرائیوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے ۔ فرمایا نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دُور ہو جاتی ہے۔ پس نمازوں میں سستی نہیں ہونی چاہئے اور بروقت نماز کی ادائیگی کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے بحالت جنگ اور بحالت سفر اگرچہ نماز قصر کرنے کا حکم دیا ہے لیکن ایسی حالت میں بھی نماز چھوڑی نہیں جا سکتی ۔ نماز اور اس کی ادائیگی کے تعلق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اصل میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر چلنا ہے تو اس کے لئے ویسی ہی محنت اور کوشش جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح منزل مراد تک پہنچے کے لئے یعنی قربِ الٰہی تک پہنچنے کے لئے نماز ایک ایسی گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد خدا تعالیٰ کو پا سکتا ہے اور جس نے نماز ترک کی وہ کس طرح خدا کو پا سکتا ہے۔ نماز کیا ہے؟ نماز ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو تمام قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھ کر انعامات الٰہیہ کا وارث بناتی ہے۔

پس جلسہ کے یہ دن جو ایک خاص ماحول لئے ہوئے ہوتے ہیں جہاں باجماعت نماز کی ادائیگی اور نوافل کا اہتمام ضروری ہے وہاں ہمیں ان دنوں میں حقوق العباد کی طرف بھی دھیان دینا چاہئے ۔ آپس میں محبت اور پیار اور ایک دوسرے کی ضرورت کا خیال کرنے سے بھی ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کے پیار کو بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہیں تمہارے اموال ، تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں ۔ پھر فرمایا مجھے یاد رکھو میں بھی تم کو یاد رکھوں گا پھر فرمایا میرا شکر کرو اور میری نافرمانی نہ کرو۔ پس ہمیں عبادتوں اور ذکر الٰہی کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں بڑھانے والے ہوں اور جس کے نتیجہ میں ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقوق العباد کے تعلق سے فرماتے ہیں:

کینہ وری سے بچو اور ہر ایک سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ۔ اور شرائط بیعت میں ہے کہ تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور ہمدردی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ دل ہر طرح کی کدورتوں سے پاک نہ ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے تعلقی اور بے رُخی اختیار نہ کرو باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ہر راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اس دور میں اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے نظام کو جو ایک دائمی نظام اور قیامت تک قائم رہنے والا ہے، حبل اللہ کے طور پر جاری فرمایا ہے اور آج جبکہ ہر طرف فتنہ وفساد کی آگ بھڑک رہی ہے، ہم خلافت کی بیعت میں آکر ہی ان فتنوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور پھر خلافت کے مضمون میں بھی خدا تعالیٰ نے قیام نماز کا ذکر فرمایا ہے۔

آج امت مسلمہ میں ایک واحد جماعت ، جماعت احمدیہ ہی ہے جو خلافت کی برکت سے بھائی بھائی بننے کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ پس اس انعام کی قدر کریں اور جلسہ سالانہ کے ان دنوں میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے فرمائی ہیں۔ آمین۔

☆☆☆☆

قربانی اور ایثار کا مادہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”قادیان میں بھی اور بیرونی جماعتوں میں بھی ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں۔ انصار اللہ الگ جلسے کریں، خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصل کو پھر تازہ کیا جائے۔ جہاں جماعتیں مختلف علاقوں میں تقسیم ہوں وہاں الگ الگ حلقوں میں جلسے کئے جائیں اور دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اور اس کی اہمیت بتلا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جاوے۔“

(ماخوذ از مطالبات تحریک جدید) (ازطرف وکیل اعلیٰ تحریک جدید بھارت)

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برطانیہ کی مختلف جماعتوں کا دورہ اور مساجد و مراکز کا افتتاح

آج اس تاریکی کے دور میں جماعت احمدیہ روشنی کی طرح ہے۔ (بریڈفورڈ کے ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے جماعت کو خراج تحسین)

بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کا بہت مثبت کردار رہا ہے۔ (ڈپٹی لارڈ میئر بریڈفورڈ)

جماعت احمدیہ ایک جماعت کی حیثیت سے ہمیشہ امن، پیار اور محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔ یہ مسجد ہمیشہ نیک کاموں کے لئے روشنی کا گھر رہے گی۔
یہاں سے ہمیشہ محبت، پیار، صلح اور خیر کا پیغام جائے گا۔ (تقریب عشائیہ میں حضور انور ایدہ اللہ کا نہایت پُر مغز اور جامع خطاب)

مسجد المہدی میں حضور ایدہ اللہ کا ورود مسعود۔ والہانہ استقبال۔ مسجد کا معائنہ و یادگاری تختی کی نقاب کشائی۔ مسجد المہدی کے تعمیراتی کوائف۔ خطبہ جمعہ کے ساتھ مسجد کا افتتاح مساجد کی تعمیر کی غرض و غایت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی تاکید۔ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ تقریب عشائیہ میں ڈپٹی لارڈ میئر بریڈفورڈ، ممبران پارلیمنٹ، مختلف مذاہب کے نمائندگان، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء و دیگر متعدد اہم سرکاری و غیر سرکاری شخصیات کی شمولیت اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار

مسجد المہدی بریڈفورڈ کے افتتاح کی میڈیا میں کوریج۔ احباب جماعت کی حضور انور سے ملاقاتیں۔ ہڈرزفیلڈ میں جماعت کے نئے مرکز ''بیت التوحید'' میں ورود مسعود، استقبال اور یادگاری تختی کی نقاب کشائی۔ شیفیلڈ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ مسجد بیت العافیت کا معائنہ اور نمازوں کے ساتھ اس کا افتتاح۔ استقبالیہ تقریب میں علاقہ کی ممتاز شخصیات کی شمولیت اور جماعت کے رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں پر خراج تحسین۔ لارڈ میئر شیفیلڈ کی طرف سے حضور کی خدمت میں یادگاری شیلڈ کا تحفہ

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

7 نومبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق بریڈفورڈ میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد المہدی'' کے افتتاح کے لئے بریڈفورڈ کے لئے روانگی تھی۔

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ بریڈفورڈ (Bradford) کے لئے روانہ ہوا۔

Scunthorpe سے بریڈفورڈ کا فاصلہ 62 میل ہے۔ سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ''مسجد المہدی'' بریڈفورڈ میں ورود مسعود ہوا۔ بریڈفورڈ اور اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب نے بڑے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعرے بلند کئے اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ آج اس شہر کے یہ مکین خوشی و مسرت سے معمور تھے۔ ان کی زندگیوں میں یہ انتہائی مبارک اور بابرکت دن آیا تھا کہ ان کی یہ وسیع و عریض انتہائی خوبصورت مسجد اپنی تکمیل کو پہنچی تھی اور حضور انور کا بابرکت وجود ان کے درمیان موجود تھا۔ اس سعادت پر ہر ایک کا سَر اللہ کے حضور جھکا ہوا تھا۔

حضور انور مسجد کے بیرونی گیٹ سے باہر ہی گاڑی سے نیچے آئے اور ہاتھ ہلا کر احباب کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔

''مسجد المہدی'' شہر کی سب سے اونچی پہاڑی پر واقع ہے اور شہر کے مختلف حصوں سے نظر آتی ہے اور پھر مسجد کے بیرونی احاطہ سے سارا شہر بھی نظر آتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ سے شہر کا نظارہ کیا اور صدر صاحب جماعت بریڈفورڈ ساؤتھ نے بتایا کہ فلاں فلاں جگہ دوسروں کی مساجد کا کچھ حصہ یہاں سے نظر آتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پھر نیچے ہال میں تشریف لے گئے اور ہال کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد المہدی'' میں آمد، استقبال کے مناظر اور نقاب کشائی کی تقریب کو BBC ٹیلیویژن نے Live نشر کیا۔ مقامی BBC ریڈیو نے بھی Live پروگرام پیش کیا۔

برطانیہ کی سرزمین میں پہلی بار یہ واقع ہوا کہ BBC ٹیلیویژن نے کسی جماعتی تقریب یا پروگرام کو Live ٹیلی کاسٹ کیا۔ ہال کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد المہدی

''مسجد المہدی'' کی تعمیر کے لئے بریڈفورڈ میں شہر کی سب سے اونچی پہاڑی پر 6ء10 ایکڑ (پانچ کنال) جگہ 1999ء میں خریدی گئی اور اسی سال مقامی کونسل نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دی۔ 2/اکتوبر 2004ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ نومبر 2006ء میں اس کی باقاعدہ تعمیر کا آغاز ہوا۔ اور صرف دو سال کے عرصہ میں اس خوبصورت مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس مسجد کا کل رقبہ 2194 مربع فٹ ہے اور یہ مسجد تین بڑے ہالز پر مشتمل ہے۔ سب سے اوپر والا ہال مردوں کے لئے اور درمیان میں خواتین کا ہال ہے۔ اور سب سے نیچے والا ہال مختلف پروگراموں کے انعقاد کے لئے ہے۔

مسجد کے گنبد کا قطر 6ء8 میٹر ہے اور مسجد کے چار مینار ہیں۔ دو بڑے میناروں کی اونچائی زمین کے اوپر سے 6ء5 میٹر اور دو چھوٹے میناروں کی اونچائی 2ء5 میٹر ہے۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد المہدی'' تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بریڈفورڈ کی سرزمین سے یہ پہلا ایسا خطبہ تھا جو MTA پر Live نشر ہوا۔ آج اس خطبہ جمعہ کے ساتھ بریڈفورڈ میں اس پہلی مسجد کا افتتاح بھی ہو رہا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر پر 23 لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں اور تقریباً 600 مردوں اور 600 خواتین کی گنجائش کے دو بڑے ہال ہیں۔ لجنہ اماء اللہ UK اور خدام الاحمدیہ یوکے نے بھی اس تعمیر میں بڑھ چڑھ کر چندے دئے ہیں اور پھر لوکل جماعت بریڈفورڈ نے بھی کافی قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

حضور انور نے فرمایا: جو آیت مَیں نے شروع میں تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے دو اہم حکم عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے پہلا حکم نمازوں کا قیام ہے اور دوسرا حکم خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا ہے۔ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ ہارٹلے پول کی مسجد کا جب افتتاح ہوا تو اس وقت بھی تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہو رہا تھا اور آج بھی اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ تحریک جدید کے منصوبے سے احمدیت کا پیغام پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان کے ساتھ ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلا۔ آج تمام دنیا میں جماعتی ترقیات اصل میں اس تحریک جدید کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک جوش کے ساتھ دعوت الی اللہ اور مالی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہمیشہ ایسی قربانی کرنے والی عورتیں، مرد بچے اور بوڑھے عطا فرماتا چلا جائے جو دنیا کی بجائے آخرت پر نظر رکھتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ پر مسجد کے تمام ہالز بھر گئے تھے۔ باہر لگی ہوئی مارکی میں بھی احباب نے نماز ادا کی۔ حاضری دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد انتظامیہ کی طرف سے تمام احباب مرد و خواتین اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد المہدی تشریف لائے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے قبل ان تمام کام کرنے والے والنٹیئرز کو شرف مصافحہ بخشا جو نماز کی ادائیگی کے بعد شیفیلڈ (Sheffield) کے لئے روانہ ہونے والے تھے جہاں اگلے روز ''مسجد بیت العافیت'' کے افتتاح کی تیاری کرنی تھی اور بعض امور پایۂ تکمیل تک پہنچانے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے بذریعہ کار بریڈفورڈ شہر کے نچلے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں سے رات کے وقت مسجد المہدی کا بڑا خوبصورت نظارہ نظر آتا تھا۔ مسجد المہدی کو خوبصورت روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کیمرہ سے ان مناظر کی تصاویر بنائیں۔

تقریب عشائیہ

آج پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے مسجد المہدی کے سب سے نچلے ہال میں ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں شہر بھر کی سرکردہ شخصیات مدعو تھیں۔

مسجد المہدی کے افتتاحی پروگراموں کے تعلق میں آج اس خصوصی تقریب میں بریڈفورڈ کی ڈپٹی لارڈ میئر حوارن حسین، ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ ڈاکٹر رمیندر سنگھ MEB، چار ممبران پارلیمنٹ، دو یورپین ممبران پارلیمنٹ، مقامی پولیس کے سربراہ، علاقہ کے سب سے سینئر جج سٹیفن گلک، مجسٹریٹ کورٹ کی چیئرمین، سکھ کمیونٹی کا چیئرمین، ہندو مندر کا سیکرٹری، برطانیہ کا پہلا ایشائی لارڈ میئر محمد عجیب اور دیگر مختلف مذاہب کے نمائندے، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء حضرات اور دیگر ممتاز کاروباری شخصیات اور دوسرے پیشہ ور افراد بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ مجموعی طور پر مہمانوں کی تعداد 130 تھی۔

حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز جونہی ہال میں تشریف لائے تمام مہمان احتراماً کھڑے ہوگئے۔حضور انور نے ازراہ شفقت بعض مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ بریڈفورڈ نے کی۔ بعدازاں اس کا انگریزی ترجمہ عدنان احمد صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کا تعارف پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ بریڈفورڈ جماعت کا باقاعدہ قیام 46 سال قبل 1962ء میں ہوا۔ جب اس وقت کے امام مسجد فضل لندن چوہدری رحمت خان صاحب نے اپنے دورہ یارکشائر کے دوران بریڈفورڈ میں باقاعدہ جماعت قائم کی اور یہ لندن سے باہر پہلی باقاعدہ جماعت تھی۔

بعدازاں امیر صاحب یوکے نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مقامی ممبر پارلیمنٹ ٹیری رونی نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آج اس تاریکی کے دور میں جماعت احمدیہ روشنی کی طرح ہے۔موصوف نے جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کی تعریف کی اور جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ بریڈفورڈ مختلف اقوام کو قریب لانے میں ایک نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔موصوف نے اس خوبصورت مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔

بریڈفورڈ کی ڈپٹی لارڈ میئر حوارن حسین نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو صد سالہ خلافت جوبلی کی خاص مبارکباد دی اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کا بہت مثبت کردار رہا ہے۔ جماعت مختلف کمیونیٹیز کو اکٹھا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔موصوفہ نے کہا کہ جب بھی صبح اپنے کام پر جاتی ہوں تو مجھے مسجد کا خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے اور مجھے خوشی ہوتی ہے۔اس موقعہ پر محترمہ نے حضور انور کی خدمت میں بریڈفورڈ شہر کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد،تعوذ کے بعد تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس خصوصی تقریب کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر کے ابتداء میں بعض لوگوں کی طرف سے جن میں بعض مسلمان بھی شامل تھے خدشات کا اظہار کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: بدقسمتی سے بعض نام نہاد مسلمانوں نے اپنی بہیمانہ حرکات کی وجہ سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ اپنے سیاسی عزائم کی خاطر اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔

احمدی مساجد کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: وہ احباب جو ہمیں جانتے ہیں ان کو بخوبی علم ہے اور وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک جماعت کی حیثیت سے ہمیشہ امن، پیار اور محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔ ہم جہاں بھی مساجد تعمیر کرتے ہیں وہ صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں اور اس مسجد کی تعمیر کا بھی اصل مقصد یہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: وہ لوگ جو اسلام کو الزام دیتے ہیں کہ وہ مساوات کا درس نہیں دیتا وہ نمونہ کے لئے اسلام میں مساجد کو دیکھیں۔اصل اسلامی مسجد میں ہر فرد کو مساوی حیثیت حاصل ہے خواہ وہ کتنا ہی امیر ہو یا غریب۔ ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہیں اور نماز کے وقت ہر فرد ایک ہی صف میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہ مساوات معاشرے میں پائی جانے والی تمام گروہ بندیوں کو ختم کر دیتی ہے اور لوگوں کو متحد کر دیتی ہے تاکہ زندگی کے تمام مراحل میں ایک دوسرے کے احترام کا درس دے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: بدقسمتی سے آج اسلام کو دنگا فساد اور ظلم کے مذہب کے طور پر غلط تصویر پیش کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا: اسی قسم کے الزامات ماضی میں عیسائیت پر بھی لگائے گئے تھے۔حضور انور نے فرمایا کہ اگر چند افراد یا گروپ غلط حرکات میں ملوث ہیں تو اس کا الزام اسلام کی خوبصورت تعلیمات پر نہیں لگایا جاسکتا۔ چند صدیوں پہلے یہی الزام عیسائیت پر بھی لگایا جاتا تھا اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ عیسائیت کی تعلیمات میں ظلم کی تعلیم دی جاتی ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات تو عجز اور محبت سے بھری پڑی ہیں۔اس لئے معاشرے میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کی ضد اور نفرت کو مٹایا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ صبر اور برداشت کے معیار کو بلند کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کے بزرگ نبیوں کے احترام اور عقیدت کے دفاع کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام تو کُھلا کُھلا پیغام دیتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا قرآن کریم کی یہ تعلیم ان تمام الزامات کا توڑ ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کی ایک تنظیم ہیومینٹی فرسٹ جو برطانیہ میں چیریٹی آرگنائزیشن کے طور پر رجسٹرڈ ہے افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں صاف پینے کا پانی مہیا کر رہی ہے۔ ضرورتمندوں کو سر چھپانے کے لئے گھر اور بیماروں کو فری میڈیکل سروس بہم پہنچا رہی ہے۔ اسی طرح جماعت کے ممبران بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی چیریٹی اداروں کی مدد کر رہے ہیں تاکہ ضرورتمندوں کو ضروری امداد پہنچائی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر حاضرین کو یہ یقین دلایا کہ یہ مسجد ہمیشہ نیک کاموں کے لئے روشنی کا گھر رہے گی۔ ہم کبھی بھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہماری مساجد سے نفرتوں کے شعلے، بدی، سازشیں یا ظلم کی آگ بھڑکے گی۔ بلکہ یہاں سے تو ہمیشہ محبت، پیار، صلح اور خیر کا پیغام جائے گا۔ فرمایا مَیں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس شہر کے ہر فرد کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہر احمدی اپنی بساط کے مطابق یہ پوری کوشش کرے گا کہ وہ امن کے قیام میں پورا تعاون کرے اور یہ مسجد امن، بھائی چارہ اور پیار کی محافظ رہے گی۔ انشاءاللہ۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے اور بعدازاں دعا کروائی۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ مہمان باری باری حضور انور کے پاس تشریف لاتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے اور حضور انور سے گفتگو فرماتے۔ ہر مہمان حضور انور سے مل کر بہت خوش تھا۔ بعض مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

❁......ڈپٹی لارڈ میئر اپنے دو بچوں کو ساتھ لائی تھی۔ موصوفہ نے حضور انور سے اپنے بچوں کا تعارف کروایا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔

❁......سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے مہمان نے حضور انور سے ملاقات کے دوران کہا کہ حضور! ہم آپ کو روزانہ ٹی وی پر دیکھتے ہیں اور بڑی خوشی ہوتی ہے۔

❁......ایک مہمان نے کہا کہ ہم بچوں کو بٹھا کر حضور کو بچوں کی کلاسز دکھاتے ہیں۔

❁......بعض سرکردہ انگریز مہمانوں نے کہا کہ حضور انور نے آج جو خطاب فرمایا ہے اس کی بہت ضرورت تھی۔ اگر ہم اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں تو دنیا کے سارے مسئلے حل ہوجائیں گے۔

❁......مہمانوں نے مسجد کی بہت تعریف کی اور اکثر نے کہا کہ یہ بہت خوبصورت مسجد ہماری نظروں کے سامنے بنی ہے اور شہر سے گزرتے ہوئے نظر آتی ہے۔

❁......ایک ممبر یورپین پارلیمنٹ کی اہلیہ حال ہی میں اپنے انڈیا کے سفر کے دوران قادیان سے ہو کر آئی تھیں۔ موصوفہ نے حضور انور کو بتایا کہ قادیان قیام کے دوران مجھے بےحد عزت دی گئی۔ میرے دل میں اہل قادیان کی بہت قدر ہے۔ مَیں ایک وفد لے کر دہلی گئی تھی اور پھر قادیان بھی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا ہم دوبارہ آپ کو قادیان آنے کی دعوت دیتے ہیں۔

رات نو بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ رات قیام کے لئے محترمہ سلمٰی مبارکہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب مرحوم کے گھر Gomersal تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب مرحوم کا گھر مسجد المہدی سے پندرہ بیس منٹ کی مسافت پر ہے۔

مسجد المہدی (بریڈفورڈ) کے افتتاح کی میڈیا میں کوریج

مسجد المہدی بریڈفورڈ کے افتتاح کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں غیر معمولی کوریج ملی ہے۔

❁...... جہاں بی بی سی ٹیلیویژن اور مقامی بی بی سی ریڈیو نے Live نشریات دیں۔ وہاں سن رائز ریڈیو نے نصف گھنٹہ کا پروگرام پیش کیا اور پھر ہر گھنٹے بعد نمایاں طور پر مسجد کی خبر دی۔ بی بی سی ریڈیو نے بیس منٹ کا پروگرام پیش کیا اور اپنے صبح وشام کے پروگراموں میں مسجد کے افتتاح کی خبر کو نمایاں طور پر جگہ دی۔

❁......Pulse Radio اور Real Radio نے بھی اپنی ہر گھنٹے کی خبروں میں حضور انور کے دورہ بریڈفورڈ اور مسجد کے افتتاح کی خبر دی۔

❁......اسی طرح بی بی سی ایشین ریڈیو نے بھی یہ خبر نمایاں طور پر دی۔

❁......پرنٹ میڈیا میں مقامی اخبار Telegraph & Argus نے اپنی 8/نومبر کی اشاعت میں نمایاں طور پر خبر دی اور حضور انور کی تصویر شائع کی۔ مسجد المہدی کی تصویر شائع کی۔ اسی اخبار نے یہ سرخی لگائی:

''روحانی سربراہ کے ذریعہ مسجد کا افتتاح''۔

''مسلم ایسوسی ایشن نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے 2ء5 ملین پاؤنڈ اکٹھے کئے۔ شہر کی تمام کمیونیٹیز کے لئے یہ مسجد کھلی ہے''۔

اخبار نے لکھا کہ:

''اڑھائی ملین پاؤنڈ سے بریڈفورڈ میں تعمیر ہونے والی مسجد کی آفیشل افتتاحی تقریب میں دو ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔ المہدی مسجد جو Ress Way پر ہے کی تعمیر میں دو سال کا عرصہ لگا۔ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح کل جماعت احمدیہ عالمگیر کے سپریم لیڈر حضرت مرزا مسرور احمد نے کیا۔

اس افتتاحی تقریب کی کوریج اور خطبہ جمعہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے دو سو ممالک میں نشر ہوا۔

یہ مرکز باقاعدہ مسجد کے طور پر تعمیر ہونے والی اس شہر کی بڑی مساجد میں سے ایک ہے جس میں دو ہزار سے زائد افراد عبادت کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کا آٹھ میٹر اونچا گنبد اور ایک بڑا ہال ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تمام کمیونیٹیز کے لوگ یہاں آئیں گے۔

بریڈفورڈ کی احمدیہ مسلم برانچ کے صدر ڈاکٹر باری ملک نے کہا کہ مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہم اپنی جماعت کے ذریعہ بریڈفورڈ کے لئے ہر ممکن خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ افتتاح کی تقریب بڑی عمدگی سے انجام پائی۔ سارے ملک سے لوگ اس میں شامل ہوئے یہاں تک کہ پاکستان، کینیڈا اور جرمنی سے بھی بعض لوگ اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے۔ یہ امر ہر ایک کے لئے خوشی اور مسرت کا دن تھا۔ اب ہمارے پاس ایک خوبصورت مسجد ہے جو سارے بریڈفورڈ سے نظر آتی ہے۔

لوگ اپنے روحانی پیشوا کے لئے استقبالیہ گیت گا رہے تھے جو مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔

بریڈفورڈ شہر

بریڈفورڈ کا شہر برطانیہ کے شمال میں واقع ہے۔ لندن سے اس کا فاصلہ 216 کلومیٹر ہے اور یہ دو لاکھ 93 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور ٹیکسٹائل کی صنعت کی وجہ سے برطانیہ کا اہم شہر ہے۔ یہاں پاکستانی کمیونٹی ایک بڑی تعداد میں آباد ہے۔

اس شہر میں جماعت کا قیام سال 1962ء میں عمل میں آیا۔ اور مکرم منصور احمد صاحب اس جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ ابتداء میں ان کا گھر ہی جماعت کے سینٹر کے طور پر تھا۔

1967ء اور پھر 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنے دورہ یورپ کے دوران بریڈفورڈ تشریف لائے۔ 1973ء میں یہاں امین اللہ خان سالک صاحب کا بطور مبلغ تقرر ہوا۔ 1979ء میں بریڈفورڈ جماعت نے مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے اپنا پہلا سینٹر 393 Leeds Road پر خریدا۔ 1980ء میں 2/ اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دورہ کے دوران اس نئے سینٹر کا افتتاح فرمایا اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھا۔

1982ء اور 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح

الرابعؒ اپنے دورہ یورپ کے دوران بریڈفورڈ تشریف لائے ۔ 1999ء میں جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بریڈفورڈ شہر کی سب سے اونچی جگہ پر مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک قطعہ زمین عطافرمایا۔

2/اکتوبر 2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بریڈفورڈ میں پہلی باقاعدہ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔حضور انور نے اس مسجد کا نام ''مسجد المہدی'' رکھا۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے جماعت کے سینٹر ''بیت الحمد'' تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر پڑھائی ۔ بریڈفورڈ کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر ترقی کی ہے اوراب جماعت کی تعداد اتنی بڑھ چکی ہے کہ اس جماعت کو دو جماعتوں بریڈفورڈ ساؤتھ اور بریڈفورڈ نارتھ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔اور دونوں جماعتوں کے علیحدہ علیحدہ صدران اور مجالس عاملہ ہیں۔

مسجد کی تعمیر سے جماعت میں ایک غیر معمولی جوش و جذبہ ہے اور حضور انور ایدہ اللہ کی آمد سے ان کے عزم اور حوصلے بلند ہوئے ہیں اور حضور انور کے مبارک قدموں نے اس شہر کو برکت بخشی ہے۔اب انشاء اللہ ایک نئے عزم کے ساتھ یہ جماعتیں غیر معمولی ترقی کے ساتھ آگے بڑھیں گی اور کامیابیوں کے لئے نئے میدان ان کے قدم چومیں گے۔

8/نومبر 2008ء بروز ہفتہ:

صبح سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ سے مسجد المہدی تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'مسجد المہدی' تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی گیٹ کے قریب حضور انور نے ایک پودا لگایا۔ بعدازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد سے ملحقہ لائبریری کا معائنہ فرمایا اور ہدایت دی کہ قادیان میں جو کتب شائع ہوئی ہیں وہ سب اس لائبریری میں رکھیں۔انوار العلوم کا سیٹ بھی منگوائیں۔حضور انور نے فرمایا کہ باقی UK کی جماعتی لائبریریز میں بھی یہ تمام کتب منگوا کر رکھیں۔

پھر حضور انور مسجد کے اوپر والے ہال میں تشریف لے گئے اور ایم ٹی اے سٹوڈیو آفس اور آڈیو ویڈیو کے کمرہ کا معائنہ فرمایا اور یہاں کام کرنے والے نوجوانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں مجالس عاملہ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ نارتھ وساؤتھ، مجلس عاملہ انصاراللہ وخدام الاحمدیہ، واقفین نو، تعمیر مسجد کمیٹی اور شعبہ آڈیو ویڈیو کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

احباب کی ملاقات

بعدازاں حضور انور نے احباب جماعت بریڈفورڈ کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں ۔ احباب جماعت صبح ہی سے اس سعادت کے حصول کے لئے مسجد میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے اور ان کے چہرے خوشی ومسرت سے معمور تھے۔

بریڈفورڈ ساؤتھ اور بریڈفورڈ نارتھ کی جماعتوں کے صدران سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ مسجد کس علاقہ میں ہے۔حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ بریڈفورڈ نارتھ کی جماعت میں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اب ساؤتھ کے علاقہ میں بھی مسجد بنی چاہئے۔

احباب جماعت سے مصافحہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک صومالین دوست سے پوچھا کہ آپ کب احمدی ہوئے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ اس سال مارچ میں سارے خاندان نے بیعت کی ہے ۔حضور انور نے ازراہ شفقت اس کے بچوں کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ عطا کرنے کے بعد تعمیر مسجد کمیٹی کے ممبران اور وقار عمل میں حصہ لینے والے احباب اور قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصاراللہ کو تحائف عطا فرمائے۔

مستورات کی ملاقات

بعدازاں سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور مستورات کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔حضور انور نے ازراہ شفقت ہر عورت اور بچی کو وقت دیا اور ان کے حالات دریافت فرمائے ۔بچیوں نے نظمیں پیش کیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہڈرزفیلڈ (HuddersField) کے لئے روانگی

پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی ۔ پروگرام کے مطابق یہاں سے ہڈرزفیلڈ (HuddersField) کے لئے روانگی ہوئی۔بریڈفورڈ سے ہڈرزفیلڈ کا فاصلہ 16 کلومیٹر ہے۔

بیت التوحید (ہڈرزفیلڈ) میں ورود مسعود اور استقبال

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ کے نئے سینٹر ''بیت التوحید'' پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اس نئے سینٹر کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔اس جگہ کا کل رقبہ 1ء5 ایکڑ ہے اور اس پر ایک بلڈنگ بنی ہوئی ہے۔اس بلڈنگ کے مسقّف حصہ کا رقبہ 380 مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت دومنزلہ ہے۔اوپر اور نیچے دونوں جگہ ہال ہیں جن کو نمازوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر کے لئے کمرے بھی موجود ہیں۔ کچن اور باتھ رومز وغیرہ کی سہولت بھی حاصل ہے۔اس عمارت کے سامنے ایک کھلا پارک ہے جو کھیلنے کے لئے گراؤنڈز ہیں۔

یہ عمارت چار لاکھ تین ہزار پاؤنڈز میں خریدی گئی ہے۔ اب اس مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے جو اس عمارت کے ساتھ کھلے احاطہ میں تعمیر ہوگی۔اس عمارت کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

عمارت کے ایک حصہ میں خواتین کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں مجلس عاملہ ہڈرزفیلڈ، تعمیر مسجد کمیٹی کے ممبران اور وقار عمل کرنے والے خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ہڈرزفیلڈ سے پولیس کی ایک گاڑی نے بریڈفورڈ جاکر مسجد المہدی سے ہڈرزفیلڈ آنے تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کو ایسکورٹ کیا تھا۔ پولیس کے ان افسران نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور کی خدمت میں پولیس کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔

مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی جگہ پر کیا ہوا تھا۔ پروگرام کے مطابق کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت ہڈرزفیلڈ کے پہلے مشن ہاؤس ''بیت الصمد'' تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ پولیس کی گاڑی نے قافلے کو ایسکورٹ کیا۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت الصمد'' میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

مانچسٹر سے آنے والے احباب نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان احباب سے فرمایا کہ اب آپ بھی مسجد بنائیں۔پھر مَیں وہاں آؤں گا۔

بعدازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے ترانے اور نظمیں پیش کیں۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ایک پولیس کے دوست نے عرض کیا کہ حضور میرے بچوں کے لئے چاکلیٹ عطا فرمائیں ۔حضور انور نے ازراہ شفقت اپنی مٹھی بھر کر اس کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

شفیلڈ (Sheffield) کے لئے روانگی

اب یہاں سے آگے شفیلڈ (Sheffield) کے لئے روانگی تھی۔ تین بج کر دس منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ شفیلڈ کے لئے روانہ ہوا۔قریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت العافیت'' شفیلڈ تشریف آوری ہوئی جہاں احباب جماعت مرد وخواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے اھلاً وسھلاً ومرحبا کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔بچوں نے اپنے ہاتھوں میں پرچم لہراتے ہوئے گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

شیفیلڈ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

شیفیلڈ کی جماعت 30 میل کے ایریا میں آباد تین شہروں میں بسنے والے قریباً دوصد احباب پر مشتمل ہے۔ان تینوں جماعتوں کے احباب مرد وخواتین بچے بوڑھے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔سردی بھی تھی اور ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی لیکن یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے موسم کی شدت کی پرواہ کئے بغیر مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں کھلے آسمان تلے کھڑے تھے۔حضور انور کی آمد پر اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کے سامنے سے گزرے ۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ایک واقف نو بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور دو واقف نو بچیوں نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد اور اس سے ملحقہ دفاتر اور رہائشی حصے کا معائنہ فرمایا۔

مسجد اور جماعتی سینٹر کے لئے یہ موجودہ عمارت اپریل 2006ء میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار پاؤنڈ سے خریدی گئی جس پر باقاعدہ مسجد کا تعمیراتی کام جنوری 2008ء میں شروع ہوا اور دس ماہ کے قلیل عرصہ میں قریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ کی لاگت سے نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب دومنزلہ مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔

حضور انور کی آمد پر مسجد اور اس کے بیرونی احاطہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور روشن قمقموں سے سجایا گیا تھا۔مسجد کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ''مسجد بیت العافیت'' میں تشریف لائے اور مسجد کے مردانہ ہال میں مجلس عاملہ شیفیلڈ مجلس عاملہ انصاراللہ و خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔بچیوں نے اس موقع پر اپنے پیارے آقا کی خدمت میں گیت اور نظمیں پیش کیں۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت العافیت'' میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ مسجد بیت العافیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

تقریب استقبالیہ (Reception)

آج شام مسجد کے افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب استقبالیہ (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں شیفیلڈ کے لارڈ میئر، ممبر آف پارلیمنٹ، کونسلرز، چرچ لیڈرز، چیف ایگزیکٹو آف ہاؤسنگ اینڈ کونسل، سٹاف آف سوشل سروسز اور ممبر آف BBC Radio Religious Advisery Panel، ڈاکٹرز، وکلاء اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔

اس تقریب کا آغاز شام سات بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو احسان الحق عادل صاحب نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر ندیم احمد اصاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد صدر جماعت شیفیلڈ مکرم سید محسن عباس رضوی صاحب نے جماعت احمدیہ شیفیلڈ کے قیام کی مختصر تاریخ بیان کی ۔بعدازاں مکرم امیر صاحب UK نے جماعت کے تعارف پر مشتمل اپنا ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب یوکے کے ایڈریس کے بعد لارڈ میئر کونسلر

مسز جبین برڈ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے جماعت کے رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں کو سراہا۔ موصوفہ نہ کہا کہ انہیں شیفیلڈ جیسے شہر میں رہنے پر فخر ہے جہاں مختلف مذاہب اور کلچر کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔

بعدازاں مسجد کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے ممبر پارلیمنٹ رچرڈ کے ارون نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ 22/اکتوبر 2008ء کو ہاؤس آف پارلیمنٹ میں حضور انور کے خطاب سے وہاں موجود ممبرز آف پارلیمنٹ بے حد متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے اس بات پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ ان کا رابطہ ایک ایسی مذہبی جماعت سے ہوا ہے جن کا ماٹو ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنی مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا کرے کہ آج کی یہ تقریب سب کے لئے باہمی پیار و محبت اور اعتماد کا باعث بنے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کے حصول کے لئے دو اصول بیان فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہوئے ہمیشہ انصاف کا دامن تھامے رکھیں اور یہی تعلیمات جماعت کے نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی بنیاد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو دنیا سے نفرت کا خاتمہ ہو جائے گا اور لوگ بلا خوف و خطر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن کی زندگی گزاریں گے۔

سورۃ البقرۃ کی آیت 257 ''لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ'' کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب میں کوئی جبر نہیں رکھا اور ہر انسان اپنی مرضی سے کوئی بھی مذہب اختیار کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں نفرت کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس اصول کے تحت معاشرے میں امن قائم کرنے کی خاطر یہ مسجد روشنی کا ایک مینار ثابت ہوگی کیونکہ قرآن کریم نے ہی ہمیں حقیقی اخوت اور محبت کا ماحول پیدا کرنے کے طور طریقے سکھائے ہیں۔ حضور انور نے سورۃ النحل کی آیت 91 کے حوالہ سے بتایا کہ اس آیت میں مسلمانوں کو اپنی زندگی گزارنے کے اطوار سکھائے گئے ہیں اور اس میں انصاف اور نیکی کی تعلیم دیتے ہوئے ہر ایک سے ایسا ہی سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے جیسے وہ تمہاری اپنی ہی فیملی سے تعلق رکھتا ہو۔ ہمیں اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بے حیائی، بُرائی اور ناانصافی کو جڑ سے ختم کر دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا ایک عالمگیر جنگ کی طرف قدم بڑھا رہی ہے اور اس تباہی سے بچنے کے لئے فوری اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے موجودہ حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر پھر جنگ چھڑ گئی تو اس سے پوری دنیا متاثر ہوگی اور ہم اس تباہی کی طرف بڑی تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اس کی مخلوق کو تباہی سے بچائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے لارڈ میئر شیفیلڈ اور علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ کو تحائف عطا فرمائے۔

لارڈ میئر شیفیلڈ نے حضور انور کی خدمت میں سٹی آف شیفیلڈ کی طرف سے شیلڈ کا تحفہ پیش کیا۔

کھانے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باری باری شرف ملاقات پایا۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مہمان نہایت عمدہ خوشگوار اثر لے کر گئے۔ اس تقریب میں ستّر (70) کے لگ بھگ مہمان شامل ہوئے۔

اس تقریب سے فارغ ہو کر پروگرام کے مطابق رات پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس سکنتھورپ (Scunthorp) تشریف لے گئے۔

رات سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب صدر جماعت سکنتھورپ کے گھر تشریف آوری ہوئی۔ حضور نے رات یہاں قیام فرمایا۔

شفیلڈ (Sheffield)

شیفیلڈ انگلستان کا چوتھا بڑا شہر ہے جو نارتھ ایسٹ ریجن کی کاؤنٹی ساؤتھ یارکشائر میں واقع ہے۔ یہ شہر ملک کے سب سے بڑے موٹروے M1 پر لندن سے 170 میل کے فاصلہ پر ہے۔ شیفیلڈ اپنی سٹیل پروڈکشن کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی آبادی پانچ لاکھ 13 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

اس شہر میں جماعت کے قیام کا آغاز 1960ء سے ہوا۔ سال 1985ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اور اب 2006ء میں جماعت کو اپنا مرکز خریدنے کی توفیق ملی اور پھر یہاں مسجد بیت العافیت کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد میں دو بڑے ہال ہیں جن میں پانچ صد سے زیادہ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کے ایک حصہ میں رہائشی فلیٹ بھی ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر بھی موجود ہیں اور جماعتی کچن اور باتھ روم اور وضوء کرنے کی جگہیں بھی ہیں۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں دس سے پندرہ گاڑیاں بھی پارک ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کا افتتاح انتہائی مبارک کرے اور سب کے لئے غیر معمولی برکتوں کا موجب ہو۔

(باقی آئندہ)

اہم فریضہ زکوٰۃ

قرآن کریم میں ادائیگی زکوٰہ کے متعلق حکم دیا گیا ہے اور یہ اسلام کا اہم رکن ہے۔ ایسے افراد جو صاحب نصاب ہوں ان سب کو اس اہم اور شرعی فریضہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ رمضان المبارک کا بر باکت مقدس مہینہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدس مہینہ میں تیز آندھی کی طرح صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں صاحب نصاب افراد جماعت دیگر مالی قربانی کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی بھی ادائیگی کرتے ہیں لیکن بعض افراد لاعلمی سے اس اہم فریضہ کی ادائیگی سے محروم رہ جاتے ہیں ایسے جملہ افراد جماعت و خواتین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ساڑھے باون (52.5) تولہ چاندی یا اس کے برابر رقم پر جب ایک سال گزر جائے تو اس پر چالیسواں (1/40) حصہ شرح کے مطابق زکوٰۃ واجب ہوگی نیز نصاب کے برابر یا اس سے زائد رقم بینک میں یا کسی اور جگہ رکھی ہو یا کاروبار میں ہو تو اس پر بھی نصاب کے مطابق چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

اسی طرح عورتوں کے زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے۔ اگر عورتوں کے پاس باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زائد قیمت کے زیورات ہوں تو انہیں اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے۔ بعض افراد لاعلمی سے زکوٰہ کو دوسرے لازمی چندہ جات کا متبادل سمجھتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے جن احباب پر زکوٰۃ کی شرائط پوری ہوتی ہیں ان کے لئے اس عبادت کا ادا کرنا ضروری ہے

اسی طرح بعض افراد جماعت و خواتین فریضہ زکوٰہ کی اہمیت کی عدم واقفیت کی وجہ سے نظارت بیت المال آمد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مستحقین رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد تمام افراد جماعت کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ حضور خطبہ جمعہ مورخہ 5.11.1998 میں فرماتے ہیں:-

''زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰہ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چُنے۔ غریب بھائیوں کو جو چُنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کھلی زکوٰہ کی رقم ادا کی جائے گی تو ایک آدمی کی زکوٰہ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ بھی اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے''

لہٰذا زکوٰۃ کی تمام وصول شدہ رقم نظارت بیت المال آمد میں آنی چاہئے۔ البتہ جن جماعتوں میں ایسے غریب رشتہ دار مستحق ہوں ان کے اسماء مرکز میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔ حسب حالات ایسے افراد کو نظام کی طرف سے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

اگر مخلصین جماعت اور خواتین اپنے اپنے گھر میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے تعلق سے جائزہ لیں تو ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰہ نکل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین۔

((ناظر بیت المال آمد قادیان))

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

ملکی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

23/مارچ 2009 کو بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظوم کلام سے ہوا۔آخر پر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا ہوئی جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح خدا اور رسول سے محبت کے حسین پہلو اور آپ کی خدمت اسلام کے مختلف پہلو بیان کئے گئے ۔اور نظمیں پڑھی گئیں بعض مقامات میں جلسہ کے اختتام پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی ان جلسوں میں مرد وخواتین اور بچوں نے کثرت سے شرکت کی جماعتوں کی طرف سے تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں ادارہ بدر نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین کر رہا ہے اللہ تعالیٰ ان بابرکت جلسوں میں حصہ لینے والوں کو اپنے افضال وبرکات سے نوازے۔آمین ۔

مانو والا سرکل موگا پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم ڈاکٹر ممکن شاہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں مکرم داؤد احمد صاحب ڈار معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

محرون سرکل موگا پنجاب: ۲۸/مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم مبشر احمد صاحب عامل نمائندہ دعوت الی اللہ بھارت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں مکرم بشیر احمد صاحب اور مکرم دانش احمد صاحب نے تقریر کی۔

مرکل میٹا مہاراشٹر: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صدر صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں مکرم کمال حسن صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ بعد نماز فجر اجتماعی دعا اور وقار عمل کیا گیا۔جس میں مسجد اور گردونواح کی صفائی کی گئی۔

منڈ: جماعت احمدیہ منڈ سرکل لدھیانہ نے ۲۴/مارچ کو بعد نماز عشاء جلسہ کیا۔جس میں ستّو خان صاحب اور مکرم مختار احمد صاحب ظفر نے تقریر کی۔

مونگھیر بہار: بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سعدی پور میں مکرم عین العارفین صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم سید خورشید احمد اور مکرم میزان الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

ملّم پلّی: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں صدر جلسہ اور محمد نور الدین صاحب سرکل انچارج ملم پلی نے تقریر کی۔

مکتدی پور اڑیسہ: بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں مکرم تبارک خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں مکرم عصمت خان صاحب، مکرم رسول خان صاحب، مکرم عتاور خان صاحب، مکرم سوجا خان صاحب زعیم انصار اللہ اور مکرم غلام حیدر خان صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

من والا پنجاب: جماعت احمدیہ من والا سرکل موگا نے بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ کیا۔جلسہ کی صدارت مکرم سلیم احمد خان نے کی اور مکرم دلبر خان صاحب نے تقریر کی۔

نونہ مئی کشمیر: مکرم راجہ نسیم احمد خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیز وقار احمد خان صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ ۱۱/مارچ کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ بھی زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ جلسہ کی کاروائی دور دور تک احمدی وغیر احمدی احباب نے سنی۔

نرسم پیٹ آندھرا: بعد نماز عصر جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ فقیر احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

نیرمالا آندھرا: نیرمالا سرکل وارنگل میں ۲۵/مارچ کو جلسہ ہوا جس میں دو تقاریر ہوئیں۔ بچوں کے علمی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ پوزیشن لینے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

نیکی کڑا یوپی: مکرم محمد سلیمان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عاقب صاحب، مکرم مینو صاحب، مکرم منیر الاسلام صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

نال کھوٹے پنجاب: جماعت احمدیہ نال کھوٹے سرکل موگا نے مکرم رشید خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا۔جس میں مکرم کلیم احمد صاحب نے تقریر کی۔

ونغل پلی آندھرا: جماعت احمدیہ ونغل پلی نے ۲۳ مارچ کو جلسہ کیا۔جس میں مکرم میاں پاشا صاحب اور مکرم شیخ حکمۃ اللہ صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی۔

وشاکھا پٹنم آندھرا: ۲۵/مارچ کو بعد نماز عصر مکرم ایم اے جعفر خان صاحب سرکل انچارج ایسٹ گوداوری کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم کے ریاض احمد صاحب نائب سرکل انچارج ایسٹ گوداوری، مکرم شیخ غالب صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ جلسہ سے قبل اطفال اور ناصرات کے دو گروپ کا مقابلہ حسن قرأت ہوا۔جلسہ کے اختتام پر پوزیشن لینے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔

ہاریپاریگام کشمیر: مسجد احمدیہ میں مکرم محمد امین اظہار صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مختلف عناوین پر تقریریں ہوئیں۔

ہریکے کلاں موگا پنجاب: مکرم کالے خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم کمال الدین صاحب نے تقریر کی۔

ہرکشن پورہ پنجاب: جماعت احمدیہ ہرکشن پورہ سرکل لدھیانہ نے مکرم یوسف خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کیا۔جس میں مکرم طارق محمود خادم صاحب نے تقریر کی۔

یادگیر کرناٹک: مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب، مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر، مکرم رفیق اللہ خان صاحب پینٹر اور مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

تیما پور لجنہ: ۲۷/مارچ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ فضل عمر میں زیر صدارت مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلسہ منعقد ہوا۔جس میں مکرمہ امۃ القیوم مبارکہ صاحبہ، عزیزہ نادیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ افسر بیگم صاحبہ، مکرمہ فرحین فراز صاحبہ، مکرمہ قیصر رضوان صاحبہ، عزیز شافعہ بیگم نے تقریر کی۔

ناصرات الاحمدیہ: جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے تحت عزیزہ تسنیم بیگم، عزیزہ شاہدہ بیگم نے تقریر کی۔

متفرق جماعتیں: **آندھرا** کی درج ذیل جماعتوں اپا گوڑم، ونگالہ پلی، اٹکلہ پلی، پسرہ کونڈہ-**سرکل کانپور یوپی** کی جماعتوں رواں لالپور، کٹرا پنکی، رانیکے پور، اونہا-**سرکل مرشد آباد بنگال** کی جماعتوں راج کھنڈ، جھلی، پولہا، بھرت پور، ابراہیم پور، جوڑن کاندی، ہاری ہر پور، شانتی پورا، سادولی، تال گرام، دیگری، لال باغ، بیل ڈانگا، اسلام گورا، گانتھلہ، دوم کول، کمار پور، کھوری بونا، پانچ گرام، شنکر پور، کیتھا، ملکی پلاسی، ساکور گھاٹ، برہم پور، ناراض پور، پلکھنڈی، ٹٹی ڈانگا، کان پھار۔**سرکل پٹیالہ** پنجاب کی درج ذیل جماعتوں ملاہڑی، روڑکی ہیراں، پڈیالہ، بڑوا، ریل ماجرا کی جانب سے بھی جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔

اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر فرمایا ہے۔عہدیداران واحباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان مطلع رہیں۔(ناظر اعلیٰ قادیان)

درخواست دُعا

میرے والد صاحب مکرم محمد یوسف صاحب درویش بوجہ پیرانہ سالی بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ریڑھ کی ہڈّی کے نچلے حصّے میں تکلیف ہے۔گذشتہ پندرہ یوم سے چلنا پھرنا بند کر دیا ہے۔والد محترم کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے تمام قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر ۵۰۰ روپے)

(عائشہ بیگم پرنسپل نصرت ویمن کالج قادیان)

اعلان ولادت

مکرم محمد احمد صاحب معلم سلسلہ بالاسور کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا مورخہ ۱۱/مئی ۲۰۰۹ء کو عطا فرمایا ہے۔حضور نے از راہِ شفقت بچے کا نام ''طلحہ حماد'' تجویز فرمایا ہے۔نومولود محمد نذیر خان صاحب آف برہ پورہ بھاگلپور بہار کا پوتا اور عبدالقادر گڈے صاحب (مرحوم) آف یادگیر کا نواسہ ہے۔نومولود کے نیک صالح، خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔نیز اللہ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپئے)(نصرہ جہاں برہ پورہ)

قرآن مجید کی کلاسز میں شمولیت کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال ریلی برطانیہ سے خطاب میں ۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء کو فرمایا:

''قرآن کریم پڑھیں۔قرآن کریم پڑھیں گے تو آپ کو پتہ لگے گا کہ ہم نے کیا کیا کچھ کرنا ہے، کیا کیا کچھ اللہ میاں نے ہمیں حکم دیئے ہیں، کیا تعلیم دی ہے۔تو اس طرح آپ کو بہت سارے فائدے ہوں گے۔مجھے امید ہے کہ اکثر بچے ہمارے جو دس سال سے اوپر کے ہیں باقاعدہ قرآن کریم پڑھتے ہوں گے۔اگر نہیں پڑھتے تو پڑھنے کی عادت ڈالیں۔روزانہ کم از کم ایک رکوع پڑھا کریں اور کلاسوں میں بھی شامل ہوا کریں۔خدام الاحمدیہ اگر کلاسیں لگاتی ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔نہیں لگاتی تو کلاسیں لگانی چاہئیں تا کہ بچوں کو بتائیں۔تو جب آپ لوگ اس طرح تعلیم حاصل کریں گے تو اسلام کے لئے بہت مفید وجود بن جائیں گے، جماعت کا ایک بہت مفید حصہ بن جائیں گے۔''(مشعل راہ جلد نمبر ۵ حصہ ۲ صفحہ ۱۶۵)(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18344 مَیں عبدالحیٔ ولد مکرم ثناء اللہ حاجی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن فرسا کاندی ڈاکخانہ لیو بھاٹ باڑی ضلع کوڑہ صوبہ میگھالیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 33 ڈسمل زمین قیمت دس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: عبدالحیٔ　　گواہ : ابوطاہر منڈل

وصیت نمبر:18345 مَیں عبداللہ شیخ ولد مکرم پھول محمود منشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن سندر پور ڈاکخانہ دلگور ضلع گوالپاڑہ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: آدھا بیگھہ زمین مع مکان قیمت چالیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد شاہجہاں علی　　العبد: عبداللہ شیخ　　گواہ : امان علی

وصیت نمبر:18346 مَیں مبارک حسین ولد مکرم سراج الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن سندر پور ڈاکخانہ دلگور ضلع گوالپاڑہ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: مبارک حسین　　گواہ : ابوطاہر منڈل

وصیت نمبر:18347 مَیں عزیز الحق ولد مکرم شمشیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن اکھڑا باڑی ڈاکخانہ رادھا مادھب ہاٹ ضلع دھبری صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ ڈیڑھ بیگھہ زرعی زمین قیمت اَسّی ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ : امجد حسین　　العبد: عزیز الحق　　گواہ : شکور عالم

وصیت نمبر:18348 مَیں عبدالمالک ولد مکرم عبدالغفور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن قاضی ماٹی ڈاکخانہ چکرنگ باڑی ضلع بارپیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: والد صاحب کی دس بیگھہ زمین اور کچا مکان ہے آبائی جائیداد میں سے جو بھی ملے گا اس سے دفتر کو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: عبدالمالک　　گواہ : ابوطاہر منڈل

وصیت نمبر:18349 مَیں عبدالسلام ولد مکرم منیر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن نرار بھیٹا ڈاکخانہ نرار بھیٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک بیگھہ زمین پر مکان قیمت ستّر ہزار روپے۔ زرعی زمین تین ایکڑ قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: عبدالسلام　　گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18350 مَیں ابصار علی احمد ولد مکرم جاوید علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن نرار بھیٹا ڈاکخانہ نرار بھیٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 66 ڈسمل زرعی زمین قیمت ساٹھ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امان علی　　العبد: ابصار علی احمد　　گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18351 مَیں عبدالقادر ولد مکرم سلامت علی منشی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 60 سال تاریخ بیعت 1978 ساکن بارتیکپر ڈاکخانہ نرار بھیٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: گھر مع زمین چھ بیگھہ قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : علی حسین　　العبد: عبدالقادر　　گواہ : افسر علی احمد

وصیت نمبر:18352 مَیں عبدالحمید ولد مکرم ضمیر میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن جے گاؤں ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان 30×40 کے پلاٹ پر قیمت ڈھائی لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ : حبیب الرحمٰن خان　　العبد: عبدالحمید　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18353 مَیں عبدالباطن ولد مکرم جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن باتا باڑی طاہر کالونی ڈاکخانہ ابھایا پوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین قیمت بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1500 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ابوطاہر منڈل　　العبد: عبدالباطن　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18354 مَیں شیر علی ہزاریکہ ولد مکرم ثناء اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن گوالپاڑہ ٹاؤن ڈاکخانہ گوالپاڑہ ٹاؤن ضلع گوالپاڑہ صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ذاتی مکان 1488 سکوائر فٹ پر قیمت چار لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امین الرحمٰن　　العبد: شیر علی ہزاریکہ　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18355 مَیں رفیق الاسلام ولد مکرم فردوس علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن نرار بھیٹا ڈاکخانہ نرار بھیٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 66 ایک کٹھہ زمین قیمت بارہ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امین الرحمٰن　　العبد: رفیق الاسلام　　گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18356 مَیں منشی عبدالسبحان ولد مکرم موسیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن سات گاؤں ڈاکخانہ سات گاؤں اُدیان بہار ضلع کام روپ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　الیس اللہ بکاف عبدہٗ　　کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: منشی عبدالسبحان　　گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18357 مَیں منصور علی ولد مکرم صدیق علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن بجلی نگر ڈاکخانہ نارنگی ضلع کامروپ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: ایک کٹھہ پانچ ڈسمل پر کچا مکان قیمت پچاس ہزار روپے۔آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: منصور علی　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18358 مَیں محمد نُورعالم ولد مکرم سراج الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن ایسٹ دھان تلہ ڈاکخانہ سیٹلائٹ ٹاؤن شپ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال میری میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔آبائی جائیداد (دس بیگھہ زمین اور اٹھارہ کٹھہ پر مشتمل مکان) سے جب کچھ ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر کو کردوں گا۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: محمد نورعالم　　گواہ : عبدالحمید کریم

وصیت نمبر:18359 مَیں محمد عبدالرؤف ولد مکرم مجیب الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن شول ماری ڈاکخانہ ہاتھی پوتا ضلع دھبری صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: عبدالرؤف　　گواہ : امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18360 مَیں محمد انعام البشیر ولد مکرم محمد مفیض الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن نکر گچھ ڈاکخانہ پھانسی دیوا ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: ایک سو پچاس ڈسمل زرعی زمین قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار روپے۔ چھ ڈسمل پر ایک مکان قیمت ایک لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: محمد انعام البشیر　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18361 مَیں محمد فیض الدین شیخ ولد مکرم محمد فرمان شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن گواہر پوتا ڈاکخانہ ڈنگل ضلع ندیا صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: ایک بیگھہ زمین قیمت چالیس ہزار روپے۔آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحمید کریم　　العبد: محمد فیض الدین شیخ　　گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18362 مَیں طاہرہ رزاق زوجہ مکرم محمد رزاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن جاگیر گچھ ڈاکخانہ پھانسی دیوا ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند چھتیس ہزار روپے۔طلائی زیورات: کان کی بالی، ہار چھ گرام قیمت چھ ہزار روپے۔زیور چاندی: ستائیس گرام قیمت سات سو پچاس روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　الامۃ: طاہرہ رزاق　　گواہ : محمد رزاق

وصیت نمبر:18363 مَیں محمد رزاق ولد مکرم محمد جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن جاگیر گچھ ڈاکخانہ پھانسی دیوا ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔آبائی جائیداد (198 ڈسمل زرعی زمین اور ساڑھے سولہ ڈسمل پر ایک مکان) سے جب کچھ ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر کو کردوں گا۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ محمد علی　　العبد: محمد رزاق　　گواہ : عبدالحمید کریم

وصیت نمبر:18364 مَیں عبدالخالق ولد مکرم کاظم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن ڈومیر گڑی ڈاکخانہ ڈومیر گڑی ضلع بنگای گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد : عبدالخالق　　گواہ : عبدالحمید کریم

وصیت نمبر:18365 مَیں روشن آراء بیگم زوجہ محمد نُورعالم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن ایسٹ دھان تلہ ڈاکخانہ سیٹلائٹ ٹاؤن شپ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔منقولہ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند سولہ سو روپے۔طلائی زیورات: ہار دس گرام، ناک کا پھول اور کان کی بالی ایک گرام کل قیمت چودہ ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد نورعالم　　الامۃ: روشن آراء بیگم　　گواہ : عبدالحمید کریم

وصیت نمبر:18366 مَیں فردوسی بیگم زوجہ مکرم منور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن سلی گوڑی ڈاکخانہ سلی گوڑی ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔منقولہ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔طلائی زیورات: کان کی بالیاں ایک جوڑی پانچ گرام۔ہار دس گرام چوڑیاں دو عدد پانچ گرام۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　الامۃ: فردوسی بیگم　　گواہ : منور حسین

وصیت نمبر:14803 مَیں مجید خان ولد مکرم ثمر خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: (۱) مکان مع زمین تیرہ مرلے قیمت اندازاً پانچ لاکھ روپے (۲) مکان کے علاوہ تقریباً سوا ایکڑ زمین پنکال اڑیسہ میں والد صاحب مرحوم کے نام پر ہے جو کہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے جب بھی میرے حصے میں کچھ آئے گا اس کی اطلاع کردی جائے گی۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/7200 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قریشی محمد رحمت اللہ　　العبد: مجید خان　　گواہ: نشاط احمد

وصیت نمبر:14243 مَیں ٹی ریاض احمد ولد مکرم عبدالقادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کنّور ڈاکخانہ کنّور سٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/900 AED ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر پی پی　　العبد: ریاض احمد ٹی　　گواہ: وی پی ناصر احمد

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

آپ کے خطوط آپ کی رائے:..........

''ملت کے اندر مختلف حلقے اور تنظیمیں ہوں''

محترم مولانا **وحید الدین خان** صاحب صدر اسلامی مرکز ماہنامہ ''**الرسالہ**'' دہلی میں تحریر فرماتے ہیں:

''میں نے کہا کہ مسلم ملت آج ایک بڑی ملت کی حیثیت رکھتی ہے اس کے افراد کی تعداد ایک بلین سے زیادہ ہے۔ ملت کے اندر مختلف قسم کے کام مطلوب ہیں مثلاً تعلیم، دعوت، دینی اصلاح، اصلاح ذات البین وغیرہ ان میں ہر کام کی اہمیت ہے اور یہ بالکل فطری بات ہے کہ ملت کے اندر مختلف حلقے اور تنظیمیں ہوں جو مختلف دائرے میں اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔ اس طرح کی تقسیم کار (Division of work) بالکل فطری ہے اور ملت کی مجموعی اصلاح کے لئے ضروری ہے لیکن اس معاملے کو بہتر طور پر انجام دینے کے لئے ضروری شرط ہے وہ شرط ہے باہمی اعتراف (mutual acknowledgement) صحیح طریقہ یہ ہے کہ لوگ اپنے اپنے ممکن دائرے میں اپنی صلاحیت اور اپنے وسائل کے مطابق کام کریں۔ ہر ایک اپنی ذمہ داریوں کو انجام دے اور اسی کے ساتھ ہر ایک دوسرے کا اعتراف کرے باہمی اعتراف کے ساتھ تقسیم کار یہی اس معاملے میں صحیح اور قابل عمل طریقہ ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ ملت کی مجموعی ترقی کے لئے تقسیم کار کا اصول لازمی طور پر ضروری ہے لیکن تقسیم کار کا اصول اُسی وقت مفید ہو سکتا ہے جبکہ ہر گروہ دوسرے کا اعتراف کرے ہر گروہ کے لوگوں میں دوسرے گروہ کے لئے خیر خواہی ہو ہر گروہ دوسرے گروہ کی اُسی طرح قدردانی کرے جس طرح وہ خود اپنی قدردانی چاہتا ہے'' (الرسالہ دہلی جولائی ۲۰۰۹ صفحہ ۳۴-۳۵)

مولانا موصوف کی آگاہی و اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الحمد للہ اس وقت دنیا میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس میں خدا کے فضل سے مختلف حلقوں اور تنظیموں کا نظام نہایت ہی مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر قائم ہے۔ عورتوں مردوں نوجوانوں اور بچوں اور بزرگوں کی الگ الگ فعال اور مستعد تنظیمیں اپنے اپنے دائرے میں علیحدہ علیحدہ لائحہ عمل کے مطابق تبلیغ دین اشاعت اسلام تعلیم القرآن اور مختلف تربیتی امور و فرائض گذشتہ ستر سال سے خلفائے احمدیت کی بابرکت قیادت و سیادت میں خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ انجام دے رہی ہیں۔ مردوں کی تنظیم انصار اللہ، عورتوں کی لجنہ اماء اللہ، نوجوانوں کی خدام الاحمدیہ اور بچوں کی اطفال الاحمدیہ اور بچیوں کی ناصرات الاحمدیہ کے نام سے موسوم و معروف تنظیمیں ہیں۔

ان مؤثر اور مبارک تنظیموں کی تعریف و توصیف کے متعلق مجلس احرار کا ترجمان اخبار ''زمزم'' بایں الفاظ خراج تحسین پیش کرتا ہے:

''ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ منتشر اور پریشان ہیں ایک وہ ہیں حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط و منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے اس میں چھوٹا بڑا زن و مرد بچہ بوڑھا ہر احمدی مرکز نبوت پر مرکوز و مجتمع ہے مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں، اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے اس کا مستقل نظام ہے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس کا جداگانہ جلسہ ہوتا ہے خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے پندرہ تا چالیس کے ہر فرد کا جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے انصار اللہ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں میں ان واقعات و حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اُٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا......؟ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا......؟ حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا۔

میرے نزدیک ہماری ذلّت و رسوائی اور میدان کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط معیار شرافت ہے''

(زمزم لاہور ۲۳ جنوری ۱۹۴۵)

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ میں موجود نظام کے عہدیداران کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

''جماعت احمدیہ کا نظام ایسا نظام ہے جو بچپن سے لیکر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفہ وقت کی بھی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نومبائعین بھی بڑی جلدی اس نظام میں سموئے جاتے ہیں لیکن جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں انہیں تسبیح اور استغفار کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور انہیں چاہئے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں اپنی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی زیادہ ضرورت ہے غصہ کی عادت ترک کرنے پیار و محبت کے تعلق کو بڑھانے اور احباب کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔''

آپ فرماتے ہیں:-

''تمام عہدیداران چاہے ذیلی تنظیموں کے ہوں یا جماعتی عہدیداران ہوں، خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں متعین ہیں اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو وہ گناہ گار ہیں۔''

''ذیلی تنظیموں یا جماعت کی عاملہ میں اگر کسی شخص کے بارے میں رائے قائم کرنی ہو تو اس بارے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ ہر عہدیدار پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ذمہ داری نبھائے''

''عہدیداران اپنے بالا افسر کی اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں لوگوں سے نرمی سے پیش آئیں۔ عہدیداران یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت شریف النفس ہوں۔ کسی فرد جماعت سے امتیازی سلوک نہ کریں۔ نظام جماعت کا احترام مقدم رہنا چاہئے۔ کبھی اپنے گرد خوشامد کرنے والوں کو اکٹھا نہ کریں''

حضور پُرنور نے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

''آپ پر بھی بڑی ذمہ داری ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔'' (بدر ۲ مارچ ۲۰۰۴)

(عبد المؤمن راشد استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ از صفحہ نمبر 6

اپنے ملک اور وطن کے لئے ہمیشہ قربانی دیتے رہے ہیں اور ملک میں امن اور شانتی کی بحالی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ یوم آزادی کی حقیقی قدر جو ایک احمدی کرتا ہے اس کا عشر عشیر کہیں نہیں ملے گا ہاں نام نمود کا اظہار تو خوب ملے گا۔ بعض پارٹیاں مذہبی ہوں یا سیاسی، حکومت سے ٹکراؤ کی خاطر ہڑتال اور سرکاری عمارتوں کی توڑ پھوڑ کر کے اپنی بات منوانے اور باور کرانے کی کوشش کرتی ہیں لیکن جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ایسے گھناؤنے کام سے پرہیز کیا ہے اور افراد جماعت کو تاکید کرتی ہے کہ گندی سیاست کے ساتھ نہ ملوث ہوں نہ ہڑتال کرواؤ نہ حکومت سے ٹکراؤ بلکہ قلم کے جہاد کے ذریعہ امن و شانتی کے ساتھ اپنا پیغام سرکاری افسران کے سامنے پیش کرو۔ یہی طرۂ امتیاز ہے جماعت احمدیہ مسلمہ کا جو ہم نے بانی اسلام اور قرآن مجید سے سیکھا اور دنیا کو سکھانا ہے۔

آخر میں اپنے پیارے ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں ہمارا محبت بھرا پیغام یہ ہے کہ آج ہم آزاد ہیں اب ہمیں سوچنا ہے بلکہ پختہ عزم کرنا ہے کہ ہم اس کی قدر کریں گے اور بلحاظ مذہب و ملت و ملک اور قوم کی وفاداری کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے تاکہ اندرونی طور پر بھی ہمارے ملک میں فساد نہ ہوں اور اگر کوئی دشمن ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں یہی تعلیم ہے اسلام کی اور قرآن کی اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اسی سے اب دنیا میں امن کی فضا قائم ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ہمیں ہر ایک قوم کے مذہبی پیشواؤں کا احترام اور عزت کرنی چاہئے تاکہ مذہبی اختلافات نہ ہوں اور یہی راز ہے دنیا میں امن و سلامتی کے قائم کئے جانے کا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے ہم وطن بھائیوں کو حقیقی رنگ میں محبّ وطن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
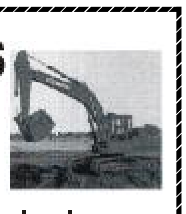
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 30th July 2009 | Issue No. 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

جلسہ کے موقع پر جہاں آپ کی طرف سے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم ہوں وہیں اعلیٰ اخلاق دکھانا بھی ہمارا فرض ہے

ہر احمدی احمدیت کا سفیر ہے لہٰذا کام کرنے سے پہلے یہ سوچیں کہ اس کام کا دوسروں پر کیا اثر ہوگا

اپنے نیک اور پاک اخلاق سے دوسروں کا دل جیتنے کی کوشش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 جولائی 2009ء بمقام حدیقۃ المہدی جلسہ گاہ یو کے

تشہد وتعوذ وسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے جماعت احمدیہ گذشتہ 25 سال سے خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں ان جلسوں کا انعقاد کرتی چلی آرہی ہے جو کہ ایک لحاظ سے بین الاقوامی جلسہ بھی کہلاتا ہے کیونکہ خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے مختلف ممالک کے احمدی اس جلسہ میں شریک ہوتے ہیں اور ایک بڑی تعداد غیر از جماعت افراد کی بھی شامل ہوتی ہے۔ فرمایا اس وقت میں احباب جماعت کو جن میں میزبان اور مہمان سب شامل ہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ جلسہ بین الاقوامی جلسہ ہے۔ غیر از جماعت احباب بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض ہمارے ہمسائے بھی ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ہمیں دیگر مسلمانوں کی طرح شدت پسند خیال کرتے ہیں حالانکہ جب بھی موقعہ ملے، میں انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اسلام کی تعلیم ہی محبت کی تعلیم ہے۔ جسے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس امن بخش تعلیم کا ایک حصہ پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بُنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول قرآن نے ہمیں سکھایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“ (تحفہ قیصریہ تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 7)

فرمایا اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے کہ جس نے کبھی کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا ہے۔ یہ فخر خاص قرآنی شریعت کو حاصل ہے۔ جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اللہ قرآن مجید میں فرماتا ہے: لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (آل عمران:84) یعنی ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ پس پیار اور محبت کی فضا تب ہی قائم ہوتی ہے جب دوسروں کے بزرگوں کی عزت کو قائم کیا جائے اور اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اسلام کو شدت پسند اور دہشت گرد مذہب کہنا ان لوگوں پر بدظنی کرنا جو الٰہی تعلیم پر یقین رکھتے ہیں، سراسر ظلم ہے۔ اس لئے میں اپنے ایسے ہمسایوں سے کہوں گا کہ ہمارے متعلق ہر قسم کی بدظنیوں کو نکال کر اپنے دل صاف کرلیں۔ ہمیں تو حکم ہے کہ اپنے دشمن سے بھی اپنا سینہ صاف رکھو فرمایا ان میں سے بہت سارے ہم سے ہمدردی بھی رکھتے ہیں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب احمدیوں کو بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہئے لیکن میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کی تعلیم تو سارے مذاہب کے بانیان کی عزت و تکریم کی تعلیم ہے لیکن جب ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور آپ کی ازواج مطہرات کے متعلق اور صحابہ کرام کے متعلق مغرب میں بے ہودہ لٹریچر شائع ہوتا ہے تو پھر مسلمان اس کا ردّ عمل ظاہر کرتے ہیں اور پھر جن مسلمانوں میں خلافت نہیں ان کے ردّ عمل میں شدت پسندی کا اظہار ہوتا ہے۔

فرمایا: جماعت احمدیہ بھی ردّ عمل ظاہر کرتی ہے لیکن جماعت کا ردّ عمل اسلامی تعلیم کے مطابق اور قرآن کریم کی سنہری تعلیم کو پیش کر کے کیا جاتا ہے۔ پس ہمارے ہمسائے حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے انسانیت کے تقاضے پورے کریں ہم تو پیار اور محبت کی فصلیں کاشت کرنے آئے ہیں۔ مَیں احمدیوں سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ یہ احساس رکھیں کہ آپ کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ہر احمدی علاوہ مہمان ہونے کے میزبان بھی ہے لہٰذا ہمارے ان ہمسایوں کو جو حدیقۃ المہدی کے نزدیک ہیں کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیں۔ جلسہ کی وجہ سے یہاں کی آبادی کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ ہو۔ جلسہ کی انتظامیہ نے ٹریفک کے اصول بنائے ہیں ان کی پابندی کریں یہ نہ سمجھیں کہ چھوٹی سڑکیں ہیں جہاں چاہیں گاڑی کھڑی کردیں اس طرح تو سڑکیں بلاک ہوجائیں گی۔ ممکن ہے آج بھی بارش کی وجہ سے دقت پیدا ہو۔ ایسی چھوٹی چھوٹی دقتوں کو نظر انداز کرنا چاہئے۔ ہر احمدی احمدیت کا سفیر ہے لہٰذا کام کرنے سے پہلے یہ سوچیں کہ اس کام کا دوسروں پر کیا اثر ہوگا۔ اپنے نیک اور پاک اخلاق سے دوسروں کا دل جیتنے کی کوشش کریں۔ جلسہ کے موقع پر جہاں آپ کی طرف سے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم ہوں وہیں اعلیٰ اخلاق دکھانا بھی ہمارا فرض ہے۔

میزبان اور مہمان سب کو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے اگر کسی کارکن سے اونچ نیچ ہوجائے تو تحمل سے اسے برداشت کرنا چاہئے۔ اگر باہر کے مہمان کی طرف زیادہ توجہ دی جارہی ہے تو مقامی مہمانوں کو بُرا نہیں ماننا چاہئے بلکہ اس نمونے کو اختیار کرنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہمان بن کر اپنے میزبانوں کے ساتھ فرماتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سفر پر تھے تو آپؑ نے رات کا کھانا نہیں کھایا رات کو جب بھوک کا احساس ہوا تو آپ نے کھانے کے متعلق دریافت کیا معلوم ہوا کہ کھانا ختم ہوگیا ہے اور بازار بھی بند ہے حضور علیہ السلام کو جب علم ہوا کہ اس وجہ سے میزبان پریشانی محسوس کررہے ہیں تو آپ نے فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں دیکھو دسترخوان پر روٹی کے کچھ بچے کھچے ٹکڑے ہوں گے چنانچہ آپؑ نے انہیں پر قناعت کی۔ اگر حضورؑ حکم دیتے تو رات کے وقت بھی کھانا تیار ہوسکتا تھا لیکن حضورؑ نے ایسا کرنے سے انہیں روک دیا۔ پس یہ نمونے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے والوں کو دکھانے چاہئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

یہ جلسہ دنیوی میلوں کی طرح نہیں ہے لہٰذا اس بات کو لازم بنائیں کہ جلسہ کے پروگراموں میں سنجیدگی سے شامل ہوں، جو سُنیں اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ کوئی مرد کوئی عورت کوئی بچہ جلسہ کے دوران باہر گھومتا ہوا نظر نہ آئے۔ والدین اپنے بچوں کو سمجھا کر لائیں کہ آرام سے بیٹھنا ہے اور شور نہیں کرنا ہے اگر سارا سال والدین اور ذیلی تنظیمیں اس نہج پر کام کریں تو بچوں میں اس کا شعور پیدا ہوجائے گا۔

اس بات کو یاد رکھیں کہ جماعت کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے کرنی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کا وعدہ ہے لیکن مخالف چونکہ نقصان پہنچانے کی طاق میں لگے رہتے ہیں اور بعض دفعہ ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور آج کل کے حالات میں ظاہری احتیاطیں عقل کا تقاضہ بھی ہیں۔ لہٰذا اس تعلق میں بھی انتظامیہ سے پورا تعاون کریں۔ انتظامیہ نے scaner لگائے ہیں جس کی وجہ سے جلسہ گاہ تک پہنچنے میں وقت لگ سکتا ہے اس تعلق میں احباب انتظامیہ سے تعاون کریں اور جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اپنے ماحول پر نظر رکھے اگر کسی پر شک ہو تو انتظامیہ کو اس کی اطلاع دیں خاص طور پر لجنہ اس امر کی طرف خاص توجہ دیں کہ کوئی بھی عورت جلسہ گاہ کے اندر پردہ کرکے نہ بیٹھے۔

صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جلسہ کے ماحول میں زمین پر گندگی نہ پھینکیں اور جو گندگی پھینکنے والی جگہیں بنائی گئی ہیں وہیں پر پھینکیں۔ غسلخانوں اور ٹائلٹ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں صفائی کرنے سے عزت کم نہیں ہوتی۔ آج کل سوائن فلو پھیلا ہوا ہے اس کے لئے بھی انتظامیہ نے انتظام کیا ہے اور ہر ایک کو احتیاطی تدبیر کے طور پر دوائیاں بھی دی جارہی ہیں۔ اگر کسی کو فلو کا شک ہو تو اسے ڈاکٹر سے رابطہ کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی حفظ امان میں رکھے۔ دوسرے ممالک سے آنے والے مہمانوں کو خاص طور پر پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان اور افریقہ سے آنے والوں کو ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے واپسی کا پروگرام بنانا چاہئے۔ اور جو ہدایات انتظامیہ کی طرف سے شائع ہوئی ہیں ان کو غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں امیر المؤمنین نے فرمایا: محکمہ موسمیات نے بارش کی پیشگوئی کی ہے دعا کریں کہ بارش رک جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جلسہ کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔ ☆☆